سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعۃ المبارک 24، سوموار 27، منگل 28، بدھ 29، جمعرات 30 ستمبر، جمعۃ المبارک یکم۔ اکتوبر 2021)

(یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19، یوم الثلاثہ 20، یوم الاربعاء 21، یوم الخمیس 22، یوم الجمع 23 ۔ صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35 : شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،24۔ ستمبر 2021

جلد 35 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2۔	ایجنڈا	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	13
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
8۔	مسودہ قانون (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	17
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) -----------	17
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------	50
11۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	79
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	حلقہ پی پی۔281 تحصیل کروڑ لعل عیسن میں دریا کے کٹاؤ سے بے گھر ہونے والوں کو گھر مہیا کرنے کا مطالبہ ---------	90
13۔	معزز ممبر اسمبلی پر ڈپٹی کمشنرز کی طرف سے فیصل آباد، شیخوپورہ اور لاہور میں داخلے کی پابندی کا عائد کیا جانا -----------	93
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
14۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ---------	95
	زیرو آرنوٹس	
15۔	ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت (---جاری) -----------	99
16۔	ماموں کانجن سٹی میں سیم نالہ پر پل کی مرمت کا مطالبہ (---جاری) -----------	101
17۔	ساہیوال ڈویژن میں دن دیہاڑے ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ -----------	101
18۔	تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان کے ڈرین ڈسپوزل پمپ کی خرابی -----------	103

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19۔	حلقہ پی پی۔27 جہلم تحصیل پنڈ دادنخان کے متعدد دیہاتوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہونا۔۔۔	104
20۔	فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے محلوں اور شاہراؤں پر پانی کھڑا ہونے سے لوگوں کا کروڑوں کا نقصان ----------	105
21۔	گوجرانوالہ میں بیکن ہاؤس سکول و دیگر اداروں اور فیکٹریوں کا استعمال شدہ پانی بور کے ذریعے زمین میں ڈالنے سے عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا --------	105
22۔	آر ایچ سی میٹھا ٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار ----------	106
23۔	صوبہ بھر کے ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بطور سب انجنیئر ترقی دینے کا مطالبہ -----------	108
24۔	ماموں کانجن کے ابراہیم ہسپتال اور طارق کالونی میں واپڈا کے ریٹائرڈ ملازم کے گھر پر ڈکیتی کی واردات ------------	110
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
25۔	مسودہ قانون نمبر 46 بابت سال 2020 اور مسودہ قانون نمبر 54 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپوٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -------------	114
26۔	کورم کی نشاندہی --------------	114
	سوموار، 27۔ ستمبر 2021	
	جلد 35: شمارہ 2	
27۔	ایجنڈا -----------	119
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	123
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	124

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
30۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	125
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	154
32۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	213
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33۔	کورم کی نشاندہی -----------	221
	توجہ دلاؤ نوٹس (۔۔۔جاری)	
34۔	سرگودھا: کوٹ مومن کے نزدیک ڈاکوؤں کی فائرنگ اور لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات ---	222
35۔	تھانہ نارووال کے گاؤں ڈیریانوالہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے باپ بیٹا سمیت داماد کے قتل کے متعلق تفصیلات -----------	225
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننس (جو پیش ہوا)	
36۔	آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021 -----------	226
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 -----------	226
38۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام) جنگلی حیات پنجاب 2021 -----------	227
39۔	مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021 -----------	228
40۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن 2021 -----------	228
41۔	مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور 2021 -----------	229

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
42۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021 ----------	229
43۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	230
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
44۔	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 ----------	231
45۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	233
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
46۔	مسودہ قانون (تنسیخ) دی پنجاب پرائیویٹائزیشن 2020 ----------	234
	منگل، 28۔ ستمبر 2021	
	جلد 35 : شمارہ 3	
47۔	ایجنڈا ----------	239
48۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	245
49۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	246
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	برطانیہ میں میاں محمد شہباز شریف اور سلمان شہباز کے خلاف ایسٹس کی تحقیقات بند کرنے کے بعد پاکستان میں بھی جھوٹے مقدمات بند کرنے کا مطالبہ ----------	247
	سوالات (محکمہ محنت وانسانی وسائل)	
51۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	248
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
52۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ----------	258

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
53۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021 ------------------	259
54۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	260
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021 ------------------	261
56۔	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021 ------------------	263
57۔	مسودہ قانون اسپائر یونیورسٹی لاہور 2021 ------------	265
58۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	266
	قرارداد	
59۔	پنجاب اسمبلی کی طرح پنجاب کے تمام دفاتر میں ختم نبوت سے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ سنہری حروف میں آویزاں کرنے کا مطالبہ ----------	268
60۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	270
	قرارداد	
61۔	کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی شہادت پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------------	271
	زیرو آورنوٹس	
62۔	فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت کی ادائیگی کا مطالبہ (--- جاری) -------	276
63۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جام پور میں ڈاکٹر کی غفلت سے بچے کی ہلاکت ----------------	277
64۔	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیلسز مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت ------------	277

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
65۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کے ڈاکٹروں و عملہ کا معزز ممبر سے ناروا سلوک۔۔۔۔۔۔	278
66۔	ہیڈ مسٹریس ہائر سیکنڈری سکول رینجرز لاہور کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار ۔۔۔۔۔۔	279
	تحاریک التوائے کار	
67۔	پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	281
68۔	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	281
69۔	لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	283
70۔	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے لچر ڈانس سے نئی نسل کو تباہی سے بچانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	286
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
71۔	میل فی میل اساتذہ کو اکٹھے ڈیوٹی دینے کی بجائے علیحدہ علیحدہ تعینات کئے جانے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	289
72۔	تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	292
73۔	لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملکی آبادی میں سپیشل پرسن اور خواجہ سراء کے اعداد و شمار جاری کئے جانے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	294
74۔	بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کے خاتمہ کے لئے فی الفور اقدامات کرنے کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	298
75۔	پاکستان میں خواجہ سرا کی اکثریت عام لوگوں کے روّیے سے عدم تحفظ اور احساس کمتری میں مبتلا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	300

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
76۔	خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دینے کا مطالبہ ----------	303
77۔	خواتین پر تشدد، ریپ کرنے والے ملزمان کو فوری سزا دینے کا مطالبہ ----------	306
78۔	صوبائی دارالحکومت میں پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لانے کا مطالبہ --------	311
	بدھ، 29۔ ستمبر 2021	
	جلد 35 : شمارہ 4	
79۔	ایجنڈا -----------	317
80۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	319
81۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	320
	سوالات (محکمہ تحفظ ماحول)	
82۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	321
83۔	کورم کی نشاندہی ----------	340
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون	
84۔	(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا) ----------	341
	تحاریک التوائے کار	
85۔	اینٹوں کے بھٹوں کی بندش سے مشکلات کا سامنا (۔۔جاری) -----------	344
86۔	ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ (۔۔جاری) -----------	345
87۔	ماموں کانجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ----------	346

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
88۔	ننکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف (۔۔۔جاری) -----------	346
89۔	ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا (۔۔۔جاری)----------	346
90۔	لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام موذی امراض میں مبتلا (۔۔۔جاری) -----------	347
91۔	ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے فصلوں اور انسانوں کو نقصان (۔۔۔جاری) -----------	348
92۔	تحصیل ڈسکہ کی متر انوالی تا کنڈن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے علاقہ مکینوں کو دشواری کا سامنا -----------	349
93۔	شاہدرہ لاہور میں چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق (۔۔۔جاری) --------	350
94۔	لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ (۔۔۔جاری) ----------	350
95۔	پنجاب میں جرائم میں اضافہ (۔۔۔جاری) ----------	351
96۔	لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی (۔۔۔جاری) -----------	351
97۔	جی او آر۔III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں ڈکیت گینگ وقبضہ مافیا کی وارداتیں (۔۔۔جاری) -----------	352
98۔	پنجاب میں منڈی مویشیاں پر عائد داخلہ ٹیکس کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ----------	352

جمعرات،30۔ستمبر 2021

جلد 35 : شمارہ 5

99۔	ایجنڈا -----------	357
100۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	359

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
101۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	360
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
102۔	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 ------------	361
103۔	مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021---------	363
104۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	366
105۔	مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021-------	367
	سوالات (محکمہ اوقاف و مذہبی امور)	
106۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	368
	پوائنٹ آف آرڈر	
107۔	بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا بل مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ کی بجائے مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ کو بھیجنا ------------	369
108۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	370
109۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	402
	توجہ دلاؤ نوٹس	
110۔	پاکپتن میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دو افراد جاں بحق اور رقم لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات ------------	418
111۔	لاہور: وحدت کالونی 85۔ایچ کے رہائشی کے گھر چوری کی سنگین واردات سے متعلقہ تفصیلات ------------	419
112۔	اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں 6 سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل سے متعلقہ تفصیلات ------	421
113۔	ساہیوال: میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات ------------	423
114۔	ساہیوال: پاکپتن چوک میں میڈیکل سٹور پر ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات ----------	426

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
115-	لاہور: لال پُل مغلپورہ میں 45 سالہ شخص کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	427
	تحاریک التوائے کار	
116-	یونیورسٹی آف گجرات تمام سہولیات کے باوجود انتظامیہ اور فیکلٹی طلباء کی تعلیمی بہتری کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدام اُٹھانے میں ناکام	428
117-	حکومت پنجاب کی جانب سے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ سے غریب عوام کو پریشانی کا سامنا	430
118-	ہارون آباد شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ	431
119-	ٹی وی چینلز انٹرٹینمنٹ اور ڈراموں کی نام پر فحاشی پھیلانے اور نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں مصروف	433
120-	قصور مصطفیٰ آباد للیانی اور متعدد مقام پر گندگی کے ڈھیر اور صفائی عملہ اُٹھانے میں ناکام	435
121-	لاہور میں آئس نشہ کرنے والے طلباء اور نوجوانوں میں روز بروز اضافہ	437
122-	قواعد کی معطلی کی تحریک	438
	قرارداد	
123-	ایم بی بی ایس پاس کرنے والے ڈاکٹروں کا نئے قواعد PMC میں شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ	439
124-	قواعد کی معطلی کی تحریک	442
	قرارداد	
125-	چین میں ہزاروں پاکستانی طلباء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے واپس چین جانے والوں کے لئے ویزے کا مطالبہ	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
126۔	MDCAT کے ٹیسٹ دینے والے طلباء وطالبات کو نئے طریقہ امتحان سے پریشانی کا سامنا -----------	446
	جمعتہ المبارک، یکم۔اکتوبر 2021	
	جلد 35 : شمارہ 6	
127۔	ایجنڈا -----------	451
128۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	453
129۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	454
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
130۔	سپیشل کمیٹیز اور سٹینڈنگ کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع --------	455
	سوالات (محکمہ بہبود آبادی)	
131۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	462
132۔	کورم کی نشاندہی -----------	462
133۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	463
134۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	495
135۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(80)/2021/2635. Dated: 22nd September, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the 35th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 24th September, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore,
22nd September, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام) جنگلی حیات پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام) جنگلی حیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ قوانین (تنسیخ)(ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ)(ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے	پی پی۔213
3۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	جناب عبد العلیم خان	:	سینئر وزیر / وزیر خوراک
2۔	سید یاور عباس بخاری	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
3۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
4۔	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
5۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

6۔	جناب فیاض الحسن چوہان	: جیل خانہ جات
7۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
8۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی و معدنیات
9۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
10۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
11۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف و مذہبی امور
12۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت و انسانی وسائل
13۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات
14۔	جناب محمد اجمل	: وزیر چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
15۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
16۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
17۔	جناب خیال احمد	: وزیر کالونیز، کلچر*
18۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
19۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
20۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
21۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
22۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
23۔	میاں محمود الرشید	: وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
24۔	ملک اسد علی	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

25۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
26۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
27۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک/جنگلی حیات و ماہی پروری
28۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر زراعت
30۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
31۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
32۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
33۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
37۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

8

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹرز انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
10۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات ونارکوٹکس کنٹرول
11۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
12۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
13۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف ومذہبی امور
14۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
15۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
16۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
17۔	جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

9

18- جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی و ترقیات
19- جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
20- جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
21- جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
22- سید عباس علی شاہ	:	قانون و پارلیمانی امور
23- جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات و ثقافت
24- میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
25- جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
26- رائے ظہور احمد	:	خوراک
27- سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ و پروفیشنل ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28- جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی و معدنیات
29- جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ و عُشر
30- جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
31- جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
32- جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
33- جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
34- جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات و تعمیرات
35- جناب محمد طاہر	:	زراعت
36- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
37- جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

10

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک ،24۔ ستمبر 2021

(یوم الجمع ،16۔ صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

سورہ حٰم السّجدۃ۔ آیت (33 تا 35)

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی۔213
3. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔331

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔No Point of Order. وقفہ سوالات کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ پہلا سوال ملک غلام قاسم ہنجرا کا

ہے۔ کیا ملک غلام قاسم ہنجرا موجود ہیں؟۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 714 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3576 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ڈی ایم اے پروگرام کے بجٹ اور افادیت سے متعلقہ تفصیلات

***3576: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ڈی ایم اے کا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) 2013 سے 2018 تک کتنے لوگ اس سے مستفید ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں PDMA کے لئے کُل رقم -/1,602,295,000 روپے مختص کی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ذیلی عنوان	مختص رقم
AO1 تنخواہ و الاؤنسز	106,250,000/-
AO3 انتظامی امور	316,083,000/-
AO4 ریٹائرمنٹ سہولیات	1,000,000/-
AO5 (i) انتقال دورانِ سروس	5,000,000/-
مختص شدہ رقم برائے ہنگامی ضروریات	1,000,000,000/-
AO6 میٹنگ ریفریشمنٹ	1,000/-
AO9 فراہمی غذائی ضروریات	168,803,000/-
A13 مرمت بحالی	5,158,000/-
کُل میزان	1,602,295,000/-

(ب) 2013 سے 2018 تک 1,468,173 افراد کو قدرتی آفات سے متاثر ہونے کی وجہ سے مختلف مدات میں مالی امداد فراہم کی گئی تفصیلات جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3318 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کے ملازمین کے سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3318: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ 8 سال سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں بنایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ان دفاتر میں کام کرنے والوں کی تنخواہوں میں اضافہ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو علاج معالجہ کے لئے بھی میڈیکل کی سہولت میسر نہ ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کے مسائل حل کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ بات درست نہیں۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عرصہ 8 سال نہیں بلکہ 3 سال قبل وجود میں آیا۔ تاہم سروس سٹرکچر کے حوالے سے بورڈ کی ذیلی کمیٹیاں تیزی سے کام کر رہی ہیں۔

(ب) درست ہے۔ یہ تمام ملازمین Contract کے عوض ایک Lump sum تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ تاہم اس ضمن میں بورڈ کی ذیلی کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس کی سفارشات پر جلد عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

(ج) تمام کنٹریکٹ ملازمین کو میڈیکل اور انشورنس کی سہولت سرکار کے ملازمین کے طرز پر دستیاب ہیں۔ تاہم ہیلتھ انشورنس فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

(د) ملازمین کے مسائل کے حل کے لئے حکومت نے متعلقہ ادارے کو اپنی ترجیحات سے آگاہ کر دیا ہے اوراس ضمن میں بورڈ نے مختلف ذیلی کمیٹیاں قائم کی ہیں جو مسائل کے حل کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ عرصہ 8 سال سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں بنایا گیا؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عرصہ 8 سال نہیں بلکہ 3 سال قبل وجود میں آیا۔ تاہم سروس سٹرکچر کے حوالے سے بورڈ کی ذیلی کمیٹیاں تیزی سے کام کر رہی ہیں۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ 8 سال پہلے (Project Management Unit(MPU کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا تھا جو کہ لینڈ ریکارڈ کے سسٹم کو بہتر کر رہا تھا۔ جب اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو گیا تو اس ادارے کو ایک اتھارٹی بنا دیا گیا یعنی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ اتھارٹی تین سال پہلے بنی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھیں۔ اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس اتھارٹی کے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں ہے تو کب تک ان ملازمین کا سروس سٹرکچر بن جائے گا اور 8 سال قبل بھرتی ہونے والے ملازمین کہاں پر stand کریں گے؟ منسٹر صاحب مہربانی کر کے مجھے اس بارے میں تھوڑا brief کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ریونیو!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی جنوری 2017 میں بنی تھی۔ یہ درست ہے کہ اس کے ملازمین کا اُس وقت سروس سٹرکچر نہیں تھا مگر اب اس اتھارٹی کے تمام ملازمین کے rules بن گئے ہیں اور ان کو باقی سہولیات بھی مل چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ کا اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس ادارے میں جو ملازمین پہلے رکھے گئے تھے کیا ان کو سروس سٹرکچر کا فائدہ ہو گا یا صرف نئے بھرتی ہونے والے ملازمین کو اس کا فائدہ ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس وقت جو ملازمین بھرتی ہوئے تھے وہ contracts پر بھرتی کئے گئے تھے اور اسی contract پر وہ اب بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے ان ملازمین کی service conditions کو مزید بہتر کیا ہے۔ اب ان ملازمین کو increment، میڈیکل الاؤنس، انشورنس اور دیگر سہولیات بھی مل رہی ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کے بارے میں
سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

"The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021

(Bill No.33 of 2021)"

کے بارے میں Special Committee No.12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2946 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں سرکاری اراضی کی تعداد اور اس کی ملکیت سے متعلقہ تفصیلات

*2946: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور میں سرکاری اراضی کتنی کس کس جگہ ہے یہ اراضی کس کس کی ملکیت ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر قبضہ ہے اور یہ قبضہ کب سے ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے ان پر بلڈنگ بنائی ہوئی ہیں؟

(د) اس حلقہ میں کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات ہیں؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) حلقہ پی پی۔154 لاہور میں کل اراضی تعدادی 1870 کنال مواضعات باگڑیاں دھرم چند۔ چندرائے۔ کیر کلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہے جو کہ صوبائی حکومت اور صوبائی حکومت (متروکہ) کی ملکیت ہے۔

(ب) یہ عرصہ دراز سے 9 12 کنال زیر ناجائز آبادیز 178 کنال مساجد۔ مدرسہ و قبرستان ہائے و 401 کنال زیر راستہ و کھالہ جات اور 1162 کنال محکمہ جات زیر قبضہ ہے۔ جدید سروے زیر کارروائی ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 129 کنال پر ناجائز آبادیز ہیں جن کے لئے پالیسی سازی کے لئے حکومت کو تحرک کیا جا چکا ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) واگزار شُدہ اراضی کو آئندہ ناجائز قبضہ سے اراضی بچانے کے لئے ریونیو اہلکاران پر مشتمل نگران ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں تاکہ تحفظ دیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس وقت گیلری میں سیکرٹری کالونیز موجود ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ جواب میں پی پی۔154، لاہور کے جن مواضعات کے نام دیئے گئے ہیں وہ اس حلقہ پی پی۔154 کے نہیں ہیں اگر آپ کہیں تو میں یہ نام پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ مواضعات باگڑیاں دھرم چند، چند رائے، کیر کلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہیں۔ ان مواضعات کا پی پی۔154 سے تعلق نہیں ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں وزیر کالونیز، سیکرٹری کالونیز اور آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں پی پی۔154 سے ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوا ہوں۔ میرے سوال کے جواب میں جن مواضعات کا بتایا گیا ہے وہ حلقہ پی پی۔154 میں نہیں ہیں۔ میرے سوال کا جواب بالکل غلط دیا گیا ہے۔ سیکرٹری کالونیز اس چیز کا نوٹس لیں۔ میرا یہ سوال پچھلے دو سال سے pending چلا آرہا ہے اور آج بھی اس کا غلط جواب دیا گیا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ میرے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس کے ذمہ دار کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ یہ دفتر میں بیٹھ کر جواب لکھ دیتے ہیں اور ان کی کوئی جانچ پڑتال کرنے والا نہیں ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ آپ مہربانی کرکے اس کا نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اس کا تفصیلی جواب منگوا لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کو pending نہ کریں بلکہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے۔یہ صرف میرا نہیں بلکہ اس تمام ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ ہے کیونکہ اگر دو سال کے بعد بھی جواب غلط آئے گا تو اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ اس ایوان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ان کے جو دل میں آتا ہے وہ یہاں لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں،اس سوال نمبر 2946 کو pending کیا جاتا ہے اور اس کا درست اور تفصیلی جواب مہیا کیا جائے۔اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4788 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3501 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے تو ان کے سوال نمبر 3323 کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4894 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2593 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3409 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4895 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2944 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری مسعود احمد کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3482 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4928 کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4054 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔جی،رانا صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر!سوال نمبر 3499 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سر گودھا: 94۔1993 میں جناح آبادی، بھٹو کالونی کے
مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3499: **رانا منور حسین:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 94-1993 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے آباد کاری، جناح آبادی اور بھٹو کالونی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) مالکانہ حقوق دینے کے لئے کیا میرٹ مقرر کیا گیا تھا ان احکامات / اعلان کی روشنی میں ضلع سر گودھا کے دیہاتوں میں کس حد تک عمل درآمد ہوا؟

(ج) کتنے لوگوں کو ان سکیموں کے تحت اس ضلع میں مالکانہ حقوق ملے ہیں اور کس کس گاؤں میں حقوق ملکیت دیئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) بمطابق ریکارڈ / موقعہ سال 94-1993 میں ضلع سر گودھا میں کوئی آباکاری، جناح آبادی اور بھٹو کالونی کا اعلان نہ ہوا تھا اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے تھے۔

(ب) ضلع سر گودھا میں کوئی مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے تھے اس لئے کوئی میرٹ مقرر نہ ہوا تھا۔

(ج) مندرجہ بالا سکیم ہائے کے تحت کسی کو بھی ضلع سر گودھا میں کوئی حقوق ملکیت نہ دیئے گئے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب ٹھیک نہیں دیا گیا کیونکہ میں اس حوالے سے بالکل clear ہوں کہ 94-1993 میں چیف منسٹر صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے اور خاص طور پر انڈیا سے جو مہاجرین آئے ہیں اُنہیں اُن کے گھروں کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ 1947 میں بہت سی قربانیاں دے کر انڈیا سے پاکستان میں تشریف لائے تھے۔ وہ لوگ آج تک پریشان ہیں کیونکہ اُنہیں رہنے کے لئے آباد کاری احاطے دیئے گئے ہیں لیکن آج تک اُنہیں مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔ اب ایک اور نئی victimization شروع ہوئی ہوئی ہے کہ لوگوں کے خلاف 34/32 کی کارروائی کر کے اُنہیں پریشان کیا جا رہا ہے۔ پچھلے ادوار میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے

کوشش کی ہے کہ ان لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں، اعلانات ہوئے ہیں، چٹھیاں جاری ہوئی ہیں۔ جیسے لوگوں کو Grow More Scheme کے تحت زرعی اراضی allot کی گئی ہے اُس حوالے سے بھی ایک سکیم چل رہی ہے کہ لوگوں کو وہاں سے dispossess کیا جا رہا ہے یہ بھی بہت بڑی victimization ہے۔ لوگوں نے وہاں پر بہت بڑی investment کی ہے انہوں نے سال ہا سال اُس کی قسطیں ادا کرنے کے بعد اپنا ایک مستقبل بنایا ہے اور اس کے ساتھ اُن کی generations وابستہ ہیں اور آج اُنہیں کہا جا رہا ہے کہ آپ نے سرکاری زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے آپ یہ زمین چھوڑ دیں۔ اسی طرح مہاجرین اتنی قربانیاں دے کر پاکستان میں آئے اور اُن کا دس مرلے کا گھر ہے جو اُن کی کل کائنات ہے اور اُن کو بھی اُس کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے جا رہے۔ منسٹر صاحب اس کے بارے میں بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! محکمہ کالونیز کے ریکارڈ میں کہیں سے بھی یہ نہیں مل رہا کہ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو مالکانہ حقوق دینے کی کوئی منظوری دی تھی۔ محکمہ کالونیز کے پاس جب تک کوئی in writing منظوری نہ ہو تو وہ اس پر کام نہیں کر سکتا۔ اس موجودہ حکومت کے دور میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں آئی اور کسی پچھلی حکومت کی طرف سے بھی کوئی ایسی direction نہیں ہے لہٰذا سرکاری زمین پر جو لوگ بیٹھے ہیں اُنہیں غیر قانونی قابضین تصور کیا جائے گا اور اُن سے وہ سرکاری زمینیں خالی کرائی جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ جن لوگوں نے قبضے کئے ہوئے آپ اُن سے وہ قبضے ضرور خالی کروائیں لیکن جو مہاجرین اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کے لئے یہاں آئے ہیں اور 1947 سے انہوں نے اپنے گھر بنائے ہوئے ہیں اور اب تک وہ بڑی مشکل سے stable ہوئے ہیں۔ اب آپ اُنہیں کہتے ہیں کہ آپ غیر قانونی بیٹھے ہیں تو اُن لوگوں کے ساتھ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ میں اس میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ محکمہ کالونیز کے ریکارڈ میں ایسا کوئی notification نہیں ملا تو بات یہ ہے کہ یہ fundamental rights میں بھی آتا ہے۔ آپ میرے سوال کو pending کر دیں یا

Standing Committee کے حوالے کر دیں میں 94-1993 میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے جاری کردہ notification کی کاپی لے کر آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! یہ question pending نہیں ہو گا کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! اگر فاضل رُکن کے پاس میاں منظور احمد وٹو صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور کا notification ہے تو ان کی اپنی حکومت میں اُس notification پر عمل ہونا چاہئے تھا یا اُس دور میں کوئی نیا notification ہونا چاہئے تھا۔ ابھی تک اس حکومت کے پاس ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ جن لوگوں کو displace کیا جا رہا ہے ہمیں اُنہیں check کرا لیتے ہیں کیونکہ انڈیا سے جو لوگ migrate کر کے آئے تھے اُنہیں claims کے ذریعے رقبے مل گئے ہیں۔ اُن کے پاس اگر مزید کوئی claims ہیں تو وہ proper forum پر put up کریں اور حکومت اُس کو دیکھ لے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ اُن کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ اُسے pending کیا جائے تو ان کے سوال نمبر 4938 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان سوال نمبر 4472 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3937 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: مخدوم پور پہوڑاں میں سرکاری اراضی غیر قانونی قابضین سے واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*3937: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال میں مخدوم پور پہوڑاں دین پور موڑ نزد گرلز ہائی سکول پرانا لاری اڈا پر صوبائی حکومت کی گیارہ کنال 3 مرلہ اراضی موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی اس قیمتی زمین پر تقریباً 30 سے 40 دکانیں بنی ہوئی ہیں؟
(ج) کیا حکومت ان دکانوں کے ناجائز قابضین سے قبضہ کی واپسی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر، خانیوال مذکورہ اراضی تحت سکیم تہہ خواہی حسب شرائط ملکیت ہو چکی ہے اور اس کا ریکارڈ مال میں بروئے انتقال نمبر 2538، مورخہ 30.08.2006 بحق مسماۃ اللہ جوائی بیوہ رمضان وغیرہ عملدرآمد ہو چکا ہے۔ مالکان مذکورہ موقع پر قابض و متصرف ہیں۔
(ب) رقبہ مذکورہ ملکیتی مالکان ہے جس پر مالکان اراضی نے دکانات / مکانات تعمیر کر کے خود قابض و متصرف ہیں۔
(ج) رقبہ ملکیتی و مقبوضہ مالکان ہے جس کے خلاف کارروائی نہ ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (الف) کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ زمین ایک بیوہ کے نام پر ہے۔ اس جواب پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زمین کسی خاتون کے نام پر نہیں ہے بلکہ ایک مرد کے نام پر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ نے بتایا کہ یہ زمین ایک سکیم کے تحت کسی عورت کو transfer ہوئی ہے تو گورنمنٹ کی کوئی بھی ایسی سکیم نہیں تھی جس کے تحت گورنمنٹ نے instructions دی ہوں کہ اس کی ملکیت کسی کو دی جا سکتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ تہہ خواہی سکیم کون سی سکیم تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! تہہ خواہی سکیم انگریز دور کی سکیم ہے۔ اُس وقت انگریز جس سے خوش ہوتا تھا اُس کو کہتا تھا کہ جہاں تک آپ کی نظر جاتی ہے وہاں تک کی زمین آپ کو allot کی جاتی ہے اُس کو تہہ خواہی سکیم کہتے ہیں۔ Land Act 1912 کی (2) Section-10 کے تحت یہ allotments ہوئیں اور یہ زمین صوبائی ملکیت نہیں

ہے یہ قابل انتقال ملکیت ہے۔ یہ زمین اللہ جوائی بنت رمضان کو allot ہوئی اور یہ دکانیں اُنہوں نے بنائی ہوئی ہیں ان دکانوں کے ساتھ محکمہ کالونیز کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا ٹائم دے دیں تا کہ میں اس کو study کر لوں کیونکہ میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پراپرٹی اللہ جوائی کے نام پر ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے clarify تو کر دیا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ایک عورت کے نام پر کیسے یہ سکیم allot ہوئی؟ جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک انگریزوں کی بنائی ہوئی سکیم تھی اس لئے میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! ہم اس کا مکمل ریکارڈ منگوا لیتے ہیں اور اس کی فرد ملکیت یا جو بھی مالکانہ اندراج رجسٹر میں موجود ہے محترمہ کو دکھا دیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5056 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے لئے مختص کردہ بجٹ اس کا تصرف نیز اس کے سپیشل آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

5056* **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مالی سال وار کتنا کتنا تھا اور اس کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(ب) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے کون کون سے اضلاع میں ایمرجنسی نافذ کی تھی اوران اضلاع میں ٹڈی دل کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا نیزاس نقصان کے ازالہ کے لئے اتھارٹی نے کیا کیااقدامات اٹھائے تفصیل بتائی جائے؟

(ج) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کومالی سال 20-2019 میں ٹڈی دل کے حملہ کے بعد کتنے اضافی فنڈفراہم کئے گئے اوریہ فنڈزکس کس مدمیں خرچ کئے گئے تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیاحکومت پی ڈی ایم اے کے ان دوسالوں کے بجٹ کا آڈٹ کروانے خاص کرمئی جون میں جو فنڈز مختص کئے ان کا سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں۔

وزیرڈیزاسٹر مینجمنٹ(میاں خالد محمود):

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کے بجٹ برائے مالی سال 19-2018 کابجٹ 1,226,257,000/- ایک ارب بائیس کروڑباسٹھ لاکھ ستاون ہزار روپے اورمالی سال 20-2019 کا بجٹ نو ارب چھیاسی کروڑ چودہ لاکھ تہتر ہزار روپے ہے اور اس کے جزوی اخراجات کی(تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے)۔

(ب) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے صوبائی کابینہ کی مورخہ 30.01.2020 کو ہونے والی چوبیسویں میٹنگ کے فیصلے کی روشنی میں ٹڈی دل حملے کی وجہ سے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر F&P 82/2020/170/ مورخہ 03.03.2020 پورے صوبہ پنجاب میں ایمرجنسی نافذ کی۔(کاپی جھنڈی(ب)ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے)۔

کچھ اضلاع میں ٹڈی دل کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کی(تفصیل جھنڈی(ج) ایوان کی میزپررکھ دی گئی ہے)۔

ٹڈی دل سے نپٹنے کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

1۔ قومی سطح پر ٹڈی دل سے نپٹنے کے لئے نیشنل لوکسٹ کنٹرول سنٹر (NLCC) قائم کیاگیاہے۔

2۔ مؤثرسپرے کے لئے مشینیں خریدی گئی ہیں اورصوبہ بھرمیں 151339.459 ہیکٹررقبہ میں سپرے کیاگیا۔

3۔ بروقت اطلاع اور رابطے کے لئے جدید نظام قائم کیا گیا۔

4۔ اینڈرائڈ ایپلیکیشن بنائی ہے جس کے ذریعے صوبہ میں سروے بروقت اور براہ راست معلومات پی ڈی ایم اے کے ٹڈی دل Dashboard پر بروقت آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ اس ایپلیکیشن سے صوبہ میں موجود لوگ کہیں سے بھی ٹڈی دل کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ یہ ایپلیکیشن گوگل کے پلے سٹور پر مفت مہیا کی گئی ہے۔اس ایپلیکیشن اور ڈیش بورڈ کو بین الاقوامی سطح پر FAOاور قومی سطح پر وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے سراہا ہے۔

(ج) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کو حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کی طرف سے مالی سال20-2019 میں ٹڈی دل کے حملہ کے بعد پانچ سو ملین اضافی فنڈز فراہم کئے گئے جن کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈپٹی کمشنر کو برائے آپریشن فراہم کئے مبلغ -/120,000,000 روپے

2۔ محکمہ زراعت کو برائے خریداری سپرے فراہم کئے گئے مبلغ -/120,000,000 روپے

3۔ ٹڈی دل کے سپرے کے لئے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی خریداری کے لئے مبلغ -/159,027,000 روپے

4۔ ٹڈی دل کے سپرے کے لئے مشینری کی خریداری مبلغ -/19,636,000 روپے

کل اخراجات مبلغ -/418,663,000 روپے

(د) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ (کلائی میٹ چینج اینڈ انوائرمنٹ) محکمہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب کے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کا آڈٹ مکمل کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) کے حوالے سے ہے کہ PDMA ڈیپارٹمنٹ نے submit کروایا ہے کہ انہوں نے اربوں روپے کا بجٹ لیا گیا ہے تو میرا ان سے

سوال ہے کہ ٹڈی دل کی وجہ سے جو کسانوں اور کاشتکاروں کو نقصان ہوا وہ کتنا نقصان تھا اور کیا ان کاشتکاروں اور کسانوں کو اس نقصان کا ازالہ دیا گیا ہے؟ So, what is the estimate of the loss and what compensation has been given to them? یہ انہوں نے نہیں بتایا بس یہ بتا دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے اس کا جواب ہم نے جز (ب) میں پوری تفصیل کے ساتھ دیا ہے۔ اس کی تفصیل میرے پاس ہے، میں محترمہ کے ساتھ share کر لیتا ہوں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس ضلع، اس علاقہ کا بلکہ اس موضع کا جو نقصان ہے وہ بہت کم ہے اور اس میں ہم claim declare نہیں کر سکتے تھے اس لئے اس علاقہ میں ہم نے کوئی ازالہ دیا اور نہ ہی اس کا کوئی قانونی طور پر ازالہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی یہ مکمل تفصیلات چاہتی ہیں تو میں ان کو دے دیتا ہوں۔ ہم نے 15 لاکھ ہیکٹر رقبے کا سروے کروایا تھا اور اس کا نقصان بہت کم تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟ آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے تو وہ بتا دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جی، جناب سپیکر! یہ میرے پاس تمام اضلاع کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ کل 18 اضلاع میں نقصان ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ overall پنجاب کا بتا دیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! پنجاب میں تقریباً 24 لاکھ ہیکٹر میں نقصان ہوا ہے۔ اس 24 لاکھ ہیکٹر پر ہم نے سروے کروایا ہے اور total damage area تقریباً 62 ہزار ایکڑ ہے۔ 24 لاکھ کے مقابلہ میں 62 ہزار ایکڑ پر نقصان ہوا ہے اور یہ 51 فیصد میں نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ آپ نے کسانوں کو اس کی compensation دی ہے کہ نہیں اور اگر دی ہے تو کتنی دی ہے؟ کیونکہ PDMA نے اربوں

روپے کا بجٹ لیا ہے تو آپ کو نہیں لگتا کہ کسانوں کو compensation دینی چاہئے۔ آپ نے ابھی کہا کہ کسانوں کو کوئی compensation نہیں دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ compensation کی بات کر رہی ہیں، کیا آپ نے کسانوں کو compensate کیا ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی محترمہ کو عرض کی ہے کہ پورے صوبے میں 24 لاکھ ہیکٹر پر ہم نے سروے کروایا ہے جس میں سے صرف 62 ہزار ایکڑ پر نقصان ہوا ہے اگر یہ علاقہ 51 فیصد سے زیادہ ہوتا تو پھر ہم کسانوں کو compensate کرتے یہ کل 62 ہزار ایکڑ رقبہ ہے اس لئے وہ compensation کے زمرے میں نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے compensate نہیں کیا؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! جی، نہیں کیا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! انتہائی معذرت کے ساتھ میری رائے ہے کہ ان کا compensation بنتا ہے کیونکہ اگر اتنا بجٹ PMDA لے رہا ہے تو اس کو اپنی پالیسی کو بھی review کرنا چاہئے کہ جن کسانوں کی فصل خراب ہوتی ہے ان کو اس کی compensation لازمی ملنی چاہئے اور جو PDMA کا 51 فیصد کا rule ہے. I think that should be changed.

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ rule change کرنا ہے تو ٹھیک ہے یہ معزز ایوان ہے اگر یہ rule کو change کر دے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ rules بھی پرانے بنے ہوئے ہیں اور ہم نے تو اللہ کے فضل و کرم سے compensation بڑھائی ہے۔ پورے صوبے میں کوئی ایک بھی ایسا علاقہ یا موضع نہیں ہے جہاں پر 51 فیصد نقصان ہوا ہو اس سے کم ہی نقصان ہوا ہے اگر ایک موضع میں بھی اس سے زیادہ نقصان والا ہوتا تو ہم اس کو compensate کرتے۔ لہذا یہ پالیسی میں نہیں آتا اس لئے کسی کو بھی compensate نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ منسٹر صاحب! اب اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد افضل گل کا ہے۔۔۔ وہ اسے پیش کریں۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 4519 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2559 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: غلہ منڈی بازار کے اطراف میں تعمیرات کو گرانے سے متعلقہ تفصیلات

2559* **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی بازار ساہیوال کے اطراف میں قیام پاکستان کے بعد سے لوگ قیام پذیر تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے قیام پذیر لوگوں کی تعمیرات کو زبردستی گرادیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس سٹیشن غلہ منڈی ساہیوال بھی انہی ناجائز قابضین میں شامل ہے مگر تاحال قبضہ واگزار نہ کروایا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو تعمیرات گرانے کا معاوضہ مع اخراجات عوام الناس / متاثرین کو کب تک ادا کئے جائیں گے اور تھانہ غلہ منڈی پولیس کے قبضہ سے سرکاری اراضی کو کب واگزار کروایا جائے گا نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) ریکارڈ مال میں ناجائز قابضین کے بارے کوئی تفصیل موجود نہ ہے کہ وہ سڑک کے رقبہ میں کب سے ناجائز قابض ہیں۔

(ب) ملکیتی صوبائی حکومت رقبہ واگزار کرایا گیا ہے۔

(ج) تھانہ ملکیتی صوبائی حکومت میں اپنی جگہ پر ہے۔ رقبہ صوبائی حکومت کا ہے اور مقبوضہ بھی صوبائی حکومت ہی ہے۔

(د) ناجائز تعمیرات گرانے پر لوگوں کو معاوضہ نہ دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ میرا سوال ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے لئے اس گورنمنٹ نے نعرہ لگایا تھا کہ ان کو روزگار دیں گے، لوگوں کو مکان اور گھر دیں گے لیکن یہاں تو سوسے زیادہ لوگوں کو بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ میرا سوال بھی اس کے متعلق ہے کہ جو ساہیوال میں غلہ منڈی بازار ہے اس کے اطراف میں قیام پاکستان سے قبل لوگ قیام پذیر تھے اور وہاں پر وہ اپنا گزر بسر کر رہے تھے انہوں نے وہاں زبردستی تعمیرات کو گرایا ہے اور جواب میں بھی انہوں نے یہی بتایا ہے لیکن یہاں issue یہ ہے کہ سو سے زیادہ لوگوں کو ناجائز قبضہ کرنے پر وہاں سے dispossess کیا گیا ہے جبکہ صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ وہاں ایک تھانہ بنا ہوا ہے جو کہ تھانہ غلہ منڈی کی building میں ہے وہ بھی انہی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے جو وہاں موجود ہے۔ یہ ایک Evacuee Trust کی property ہے اور یہاں سو سے زیادہ لوگوں کا روزگار چھین لیا گیا ہے لیکن وہ تھانہ کی building آج بھی وہاں پر ہی موجود ہے اور وہ مین سڑک بھی موجود ہے جو کہ ان کے سوال میں بھی بتایا گیا ہے۔ جز (الف) میں اگر آپ دیکھیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ریکارڈ مال میں ناجائز قابضین کے بارے کوئی تفصیل موجود نہ ہے سڑک کے رقبہ میں کب سے ناجائز قابض ہیں؟ جز (ب) میں یہ فرما رہے ہیں کہ ملکیتی صوبائی حکومت رقبہ واگزار کرایا گیا ہے۔ جز (ج) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ تھانہ ملکیتی صوبائی حکومت میں اپنی جگہ پر ہے۔ رقبہ صوبائی حکومت کا ہے اور مقبوضہ بھی صوبائی حکومت ہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ خود contradiction پیدا کر رہے ہیں پہلے دو جز میں یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے واگزار کروانا تھا اور تیسرے جز میں یہ کہہ رہے ہیں کہ تھانہ صوبائی حکومت کے رقبہ پر ہے اور وہ ہم واگزار کروائیں گے تو میرا سوال ان سے یہ ہے کہ وہ سڑک وہاں کیوں موجود ہے؟ کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ صرف اور صرف لوگوں کا کاروبار چھینا جائے اور اگر dispossess کروانا ہے تو ایک پالیسی کو follow کیوں نہیں کرتے یہ دو طرح کی پالیسی کیوں دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! اس جواب میں بڑا واضح لکھا گیا ہے کہ وہ تمام ناجائز قابضین تھے اور جو ناجائز ہے وہ ناجائز ہے ان کو ہم جائز یا مالکانہ حقوق نہیں دے سکتے اس لئے ان کو واگزار رقبہ قرار دے دیا گیا اور جو تھانہ کے رقبے کی بات ہے وہ صوبائی حکومت کا ایک ادارہ ہے (پولیس) اور وہ صوبائی حکومت کی ملکیتی رقبہ پر ہے لہٰذا میرے حساب سے تو اس سوال کا مزید کوئی جواب نہیں بنتا۔ جہاں تک بات رہی compensation کی جو معزز رکن نے کہا تھا کہ کیا جن کے مکانات گرائے گئے ہیں ان کو compensation دی جائے تو اس پر جواب دیا گیا ہے کہ ناجائز قابضین کی کوئی compensation ہوتی ہے اور نہ ہی حکومت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ re-iterate کیا ہی نہیں کہ ان ناجائز قابض کو معاوضہ دینا چاہئے۔ میرا specific سوال ہے کہ اس حکومت نے uniformed policy کیوں نہیں اپنائی؟ میں on the floor of the House ان کو challenge کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب غلط ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ اس سے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا اور آپ کو یہ معاملات نظر آ جائیں گے کہ جہاں پر ان کو کوئی بات پسند آ جائے تو یہ appropriator کر دیتے ہیں اور جہاں پر انہوں نے کسی کو ٹھوکنا ہوتا ہے وہاں re-appropriator میں چلے جاتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاں تھانہ غلہ منڈی موجود ہے یہ Evacuee Trust Property Board (ETPB) کی زمین ہے۔ میں آپ کو ذمہ داری سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ زمین کسی صوبائی حکومت کی نہیں ہے۔ اگر تھانے والے ناجائز قابض ہو سکتے ہیں تو پھر میرے اور آپ جیسے بندے کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میری آپ سے بڑی مودبانہ استدعا ہے کہ ان سو خاندانوں کے لئے کہ جن کو انہوں نے dispossess کیا ہے اور ان کا روزگار چھینا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس سوال کو آپ مہربانی فرما کر کمیٹی کے سپرد فرما دیں یا pending فرما دیں۔ آپ دونوں طرح سے جس طرح مرضی ہو دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ حکومت کسی کو ٹھوکنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ لہٰذا جو ناجائز قابضین ہیں، ملک کے جس حصہ میں بھی ہیں ان کو displace کیا جائے گا تاکہ ساہیوال بلکہ پورے ملک میں اس حکومت نے ناجائز قابضین سے سرکاری املاک واگزار کرائی ہیں۔ یہ تھانہ پنجاب حکومت کا ایک ادارہ ہے اور یہ پنجاب حکومت کی زمین پر ہے۔ I don't know کہ فاضل رکن کس بات پر insist کر رہے ہیں کہ اس تھانے کو بھی گرایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5057 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ڈی ایم اے کا این 95 ماسک کی خریداری اور تقسیم، کمپنی کا نام اور خرید کردہ سامان کے سپیشل آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5057: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ڈی ایم اے کا مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کا کتنا ہے مد وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) یکم جنوری 2020 سے اب تک پی ڈی ایم اے نے ٹڈی دل کے لئے کون کون سے سپرے کس کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدے نیز کتنے رقبہ پر سپرا کروایا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کورونا وائرس کے لئے پی ڈی ایم اے نے کون کون سا سامان کتنی مقدار میں کسی کمپنی سے خریدا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) پی ڈی ایم اے نے این 95 ماسک کتنی مقدار میں خریدے اور ان ماسک کو کہاں کہاں کتنی مقدار میں تقسیم کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا اس اتھارٹی نے یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اوراسپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک، نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کے مالی سال 20-2019 کا بجٹ نو ارب چھیاسی کروڑ چودہ لاکھ تہتر ہزار روپے ہے اور مالی سال 21-2020 کا بجٹ ایک ارب اڑتالیس کروڑ دس لاکھ انیس ہزار روپے ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپرے کی ذمہ داری محکمہ زراعت اور پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے جس کی مد میں پی ڈی ایم اے پنجاب، نے محکمہ زراعت کو جنوری 2020 سے اب تک 170 ملین فراہم کئے۔ایک لاکھ اکیاون ہزار تین سو انتالیس اشاریہ چار سو اُنسٹھ ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیاگیاجس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کورونا وائرس کے لئے پی ڈی ایم اے نے گاؤنز، حفاظتی عینک، فیس ماسک، حفاظتی دستانے (gloves) اور ہینڈ سینٹائزر خریدے جس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی ڈی ایم اے نے کوئی بھی N-95 ماسک نہیں خریدا۔

(ہ) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ (کلائی میٹ چینج اینڈ انوائرمنٹ) نے پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا آڈٹ برائے مالی سال 20-2019 کامکمل کر لیاہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حناپرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ہ) سے ہے۔انہوں نے رپورٹ پیش کی ہے لیکن آڈیٹر جنرل نے پنجاب کرونا فنڈز پر جو latest report دی ہے اس میں 15۔ارب 46 کروڑ روپے کی بے ضابطگیاں ظاہر کی ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد اس رپورٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔میں ایوان سے یہ request کروں گی کہ کرونافنڈز پنجاب پر ایک سپیشل آڈٹ رپورٹ ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ محترمہ جو سوال کر رہی ہیں یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر انہوں نے آڈٹ رپورٹ پر بات کرنی ہے تو اس پر ضمنی سوال کرنے کے بجائے fresh question کر لیں۔ انہوں نے آخری جز میں پوچھا ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور اسپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ہمارا آڈٹ سالانہ ہوتا ہے اور وہ routine میں ہو رہا ہے۔ اس سال کا آڈٹ بھی ہم نے پیش کر دیا ہے۔ وہ آڈٹ رپورٹ ہمارے پاس ہے محترمہ کو بھی دے سکتے ہیں۔ ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اس کے علاوہ PDMA کے جتنے بھی پیرے ہیں وہ settle ہو چکے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت سپیشل آڈٹ کروائے تو یہ کیسے نیا سوال بنتا ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل نے پنجاب کرونا فنڈز میں 15۔ ارب روپے کی بے ضابطگیاں بتائی ہیں تو پھر یہ نیا سوال نہیں بنتا۔ آپ جز (ہ) پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جز (ہ) یا جز (د)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جز (د)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جز (ہ) اور جز (د) کے حوالے سے confused ہیں۔ جز (د) میں تو ماسک کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں آڈٹ کے بارے میں نہیں لکھا ہوا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور اسپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جز (ہ) ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! انہوں نے سپیشل آڈٹ کرانے کا پوچھا ہے۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ سپیشل آڈٹ اور آڈٹ دونوں ہی ہو چکے ہیں اور ہمارے پیرے settle ہو چکے ہیں۔ ہم ان کو رپورٹ دکھا سکتے ہیں۔ اگر دوبارہ سپیشل آڈٹ ہو جائے تو پھر اس کے بعد دوبارہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں دوبارہ اپنا سوال دہراتی ہوں کہ آڈیٹر جنرل نے ابھی نئی رپورٹ دی ہے جس میں کرونا فنڈز میں بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں اس لئے پرانی رپورٹ کی اہمیت نہیں ہے۔ آپ سے سوال یہی ہے کہ آپ اس فنڈز کے اوپر سپیشل آڈٹ رپورٹ کرائیں یا کوئی اور وجہ ہے کہ آپ آڈٹ نہیں کرانا چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔ ہم ان سے پوری تفصیل لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 4618 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3154 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں رائج نمبرداری نظام کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3154: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں رائج نمبرداری (Numberdari) نظام کو ختم کر دیا ہے جبکہ نمبردار گاؤں / علاقہ میں عزت وانفرادی مقام اور بہترین ثالث مدد ومعاون تصور کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمبرداری گرانٹس جو کہ 12 ایکڑ، 4 کنال رقبہ پر محیط ہوتی ہیں اور انگریز سامراج کی طرف سے عرصہ ایک صدی قبل الاٹمنٹ ہوئیں ان کو بھی منسوخ کر کے حکومت اپنے قبضہ میں کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایک بہترین جامع نظام کو کیوں ختم کیا جا رہا ہے حکومت اس کا متبادل کیا کرنے جا رہی ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) نمبرداری نظام کو ختم کرنے کے لئے بورڈ آف ریونیو، پنجاب کی حد تک کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب، کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو، پنجاب کی پالیسی مورخہ 17.01.2006 کے تحت نمبرداری گرانٹ ایک بلامعاوضہ سروس گرانٹ ہے جب تک نمبردار اپنے عہدہ نمبرداری پر قائم رہتا ہے اس وقت تک یہ گرانٹ اس کے پاس رہتی ہے۔ نمبردار کے تبدیل ہونے پر یا بعد از فوتیدگی متعلقہ گرانٹ نئے تقرر ہونے والے نمبردار کو قانون کے مطابق الاٹ کی جاتی ہے۔ پنجاب حکومت عوامی فلاح و بہبود کے پیش نظر اس سکیم میں کچھ مزید بہتری لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حتمی تجاویز مجاز حکام کی منظوری کے بعد مرتب کی جائیں گی۔

(ج) جواب جزہائے بالا کے مطابق قابل ملاحظہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے دو سال پہلے 20 ستمبر 2019 کو سوال دیا تھا۔ آپ تبدیلی سرکار کے حالات دیکھ لیں کہ اس وقت میری جو observation or understanding تھی کہ حکومت صوبہ بھر میں رائج نمبرداری (Numberdari) نظام کو ختم کرنے جا رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور میں اس ہاؤس کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ کے کرم سے اس ہاؤس میں سوال آنے کے بعد نمبرداری نظام پنجاب میں بچ گیا ہے۔ میں اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ میں نمبرداری نظام رائج ہے اور جہاں پر بارہ یا ساڑھے بارہ ایکڑ زمین نمبردار صاحبان کو الاٹ کی جاتی ہے یہ نظام انگریز دور سے چلا آ رہا ہے۔ جہاں پر نمبردار صاحبان کے لئے زمین موجود ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن کچھ ایسے نمبردار صاحبان بھی ہیں کہ جن کے پاس نمبرداری تو موجود ہے لیکن ان سے وہ زمین لے لی گئی یا گورنمنٹ نے ہتھیا لی یا کسی بھی طریقے سے انہیں بے زمین کر دیا گیا۔ آج ان کے پاس صرف نمبرداری موجود ہے۔ کیا حکومت کوئی uniformed policy بنانا چاہتی ہے کہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں نمبردار صاحبان کے پاس زمین نہیں ہے انہیں بھی حکومت زمین دے کر برابر لانا چاہتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ جو نمبرداری نظام ہے یہ محترم ملک صاحب کے سوال کی وجہ سے نہیں بچا بلکہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی تھی۔ ہم اس پالیسی کو مزید بہتر بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جس علاقہ یا موضع میں صوبائی ملکیت کا رقبہ موجود ہے تو وہاں کے نمبردار کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کی الاٹ کر دی جاتی ہے لیکن جس موضع میں سرکاری زمین نہیں ہے تو وہاں نمبردار کو جو وہاں سے revenue اکٹھا کرتا ہے اس میں سے اس کو خاطر خواہ رقم بطور کمیشن دی جاتی ہے۔ یہ نظام پورے صوبہ میں رائج ہے۔ ہم اس کو مزید refine کر کے نمبردار کی ڈیوٹی بڑھا رہے ہیں اور اسے viable بنا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا دِل دیکھ لیں کہ اگر میں نے سوال کی وجہ سے کہا ہے تو انہوں نے فوری کہہ دیا ہے کہ یہ ان کا کمال ہے حالانکہ ان کی گورنمنٹ اسے ختم کرنے جا رہی تھی لیکن الحمد للہ اس ہاؤس کا کمال ہے کہ یہ نمبرداری سسٹم بچ گیا ہے۔ اب میں اپنے سوال پر آتا ہوں جو دو سال قبل دیا گیا تھا۔ جواب کی آخری لائن ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ان کی حکومت کی کارکردگی نظر آ رہی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "پنجاب حکومت عوامی فلاح و بہبود کے پیش نظر اس سکیم میں کچھ مزید بہتری لانے کا ارادہ رکھتی ہے اور حتمی تجاویز مجاز حکام کی منظوری کے بعد مرتب کی جائیں گی۔" میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کو دو سال ہو گئے ہیں، ساڑھے تین سال آپ کی حکومت کو ہو گئے ہیں اور سال سوا سال باقی رہ گیا ہے تو کون سی ایسی پٹاری سے یہ سانپ نکالنا چاہتے ہیں، یہ مسئلہ کہاں پر اٹکا ہوا ہے کہ آپ نمبرداری نظام کو بہتر بنانا نہیں چاہتے لہٰذا بتائیں کہ آپ نمبرداروں کی کیا اصلاح کرنا چاہتے ہیں اس حوالے سے ہاؤس، عوام اور نمبردار صاحبان جو پریشان ہیں اُن کو بھی بتائیں کہ آپ اس میں بہتری کے لئے کیا ترامیم کرنا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ سوال ایک سال پہلے جمع کروایا گیا تھا اس میں میرے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے کہ یہ کس سیشن میں آتا ہے؟

یہ صاحب فرما رہے تھے کہ تبدیلی سرکار نے دو سال بعد جواب دیا ہے لیکن اسمبلی کے قواعد کے حساب سے ہر ڈیپارٹمنٹ کے سوالات یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ جس طرح میں نے نمبرداری نظام کے حوالے سے پہلے عرض کیا ہے تو اگر یہ ہم سے fresh جواب مانگیں گے تو ہم ان کو latest پالیسی بتادیں گے جو بورڈ آف ریونیو یا کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے نمبرداری نظام کے بارے میں بتائی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ جن موضع جات میں already زمینیں پڑی ہیں اُن کو الاٹ کر دی ہیں یا کر دی جائیں گی کیونکہ اس کا process جاری ہے لیکن جہاں پر الاٹمنٹ کے لئے زمین میسر نہیں ہے وہاں پر نمبرداروں کو کمیشن دیا جارہا ہے۔ I think its kill the question now.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے latest جواب ہی دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال نمبر 5150 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال نمبر 4711 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3161 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں سرکاری زرعی زمین ناجائز قابضین سے واگزار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3161: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔ 72 ضلع سرگودھا میں کتنی سرکاری زرعی زمین کہاں کہاں پر واقع ہے؟

(ب) اس میں سے کتنی زرعی زمین ناجائز قابضین کے پاس ہے اور کتنی زمین لیز پر دی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت جو زرعی زمین ناجائز قابضین کے پاس ہے اس کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) بمطابق جواب آمدہ اسسٹنٹ کمشنر، تحصیل بھیرہ کے مطابق کل سرکاری زرعی رقبہ 855 کنال 08 مرلے ہے۔ (فہرست موضع وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) اس میں کوئی زمین ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے اس میں سے کوئی بھی رقبہ لیز پر نہ دیا گیا ہے۔ رقبہ سرکار کا شیڈول منظور ہو چکا ہے اور رقبہ پٹہ پر دینے کی کارروائی جاری ہے۔

(ج) تحصیل بھیرہ میں کوئی بھی حکومتی زرعی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے بڑا comprehensive اور interesting جواب ملا ہے۔ جز (الف) میں پوچھا تھا کہ تحصیل بھیرہ کا کتنا سرکاری زرعی رقبہ ہے جس کے جواب میں یہ فرما رہے ہیں کہ تقریباً 855 کنال ہے۔ جز (ب) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھی زرعی زمین ناجائز قابضین کے پاس ہے اور کوئی بھی رقبہ لیز پر نہ دیا گیا ہے۔ رقبہ سرکار کا شیڈول منظور ہو چکا ہے اور رقبہ پٹہ پر دینے کی کارروائی جاری ہے۔ یہ خود اپنے جواب کے اندر کہہ رہے ہیں کہ آج سے پہلے یا پچھلی حکومتوں میں کسی بھی رقبہ پر قابض نہ ہے کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں جہاں جہاں پر جگہ خالی ہوتی تھی تو متعلقہ ADCR جو سرگودھا میں بیٹھتے تھے وہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال کی حد تک سرکاری جگہ کو لیز پر دیتے تھے۔ It has been three and half years of this government but working is zero and complete failure. میرا وزیر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ساڑھے تین سال سے یہ جگہ خالی ہے تو آپ نے اس کو لیز پر کب دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! الحمدللہ This government is not a failure. We are performing and InshaAllah we will perform further. جو زمین ابھی تک لیز پر نہیں دی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ 2019 میں پالیسی بنی تھی اور وہاں کے لوگ litigation میں چلے گئے۔ ابھی court stay ختم ہوئے ہیں لہٰذا

رقبے شیڈول میں ڈال دیئے گئے ہیں اور temporary cultivation lease کی پالیسی کے تحت further lease out کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! تالیاں بجانے کا ان کو بڑا شوق ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود فرما رہے ہیں کہ معزز کورٹ میں یہ معاملہ چل رہا ہے۔ جتنے بھی گاؤں اور موضع جات ہیں اس حوالے سے میں on record کہتا ہوں کہ ان کے پاس کسی بھی موضع کی تفصیل نہیں ہے بلکہ انہوں نے نام بھی یہاں آ کر پڑھے ہوں گے۔ یہ چھوٹے چھوٹے موضع ہیں کسی نے عدالت میں کیوں جانا ہے؟ 2018 میں نالائقوں کی حکومت آتی ہے اور 2019 میں یہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم کورٹ میں ہیں۔ یہ ہاؤس میں جواب دے دیں کہ فلاں جواب فلاں عدالت میں جمع کروایا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہ ہے لہٰذا میری آپ سے request ہے کہ منسٹر صاحب detailed report لے کر آپ کے سامنے بتائیں تاکہ معزز ہاؤس کو بھی پتا چل جائے۔ جیسے یہ خود فرما رہے ہیں کہ ہم بڑے کامیاب ہیں لہٰذا وہ کامیابی ہمیں بھی دکھائیں کیونکہ یہ آسمانوں میں ہی نظر آ رہی ہے اور زمین میں کسی قسم کے حقائق نہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): میں بتاتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: دو منٹ بیٹھیں۔ مجھے سوال تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے کیا آپ تقریر کر رہے تھے؟ آپ دوسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کورٹ کی بات کر رہے ہیں کہ یہ before the courts ہیں تو مجھے اور اس ایوان کو پوری تفصیل بتائیں کہ کون کون سے گاؤں کا کیس litigation میں ہے؟ مجھے گاؤں کے نام بتائیں تاکہ میں double check کروں اور آپ کے سامنے پیش کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! fresh question تب بنتا ہے جب یہ کہیں کہ یہ کیس عدالتوں میں نہیں ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیس عدالتوں میں ہیں تو ہاؤس کو جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! This is not the way یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔ اگر آپ کو detail چاہئے کہ کون کون سے موضع جات litigation میں ہیں تو fresh question کر دیں وہ آپ کو پوری تفصیل دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تفصیل انہوں نے دی ہے اگر انہوں نے 20 گاؤں کے نام لکھے ہیں تو بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question جمع کروائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے سوال پر ہی fresh question ڈال دوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری خود کہہ رہے ہیں کہ کورٹ کے اندر کیس ہیں اس لئے زمین لیز پر نہیں دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نیا سوال کیا جمع کرواؤں کیونکہ پہلے ہی جواب اتنے مہینوں بعد آ رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): میں جواب دیتا ہوں۔ وقفہ سوالات اسمبلی کا بہت ہی اہم حصہ ہوتا ہے تاکہ لوگ اپنے حلقوں کی صحیح آواز یہاں پر اٹھا سکیں لیکن جو وتیرہ یہاں اپنایا جا رہا ہے کہ پہلے ہم نے حکومت کو criticize کرنا ہے پھر اپنا ضمنی سوال اس میں insert کرنا ہے۔ This is not fair. The way he is talking I am not obliged to answer him. He should talk in a better way.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: یہ میرے سوال کا جواب دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دینا تو یہاں پر یہ کیا لینے آتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اگر آپ نے score settle کرنا ہے تو you go out and settle your score outside. This is not the way and sit down please.

جناب صہیب احمد ملک: یہ ہمارے سوال کا جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ساری چیزیں criticize کرنا شروع کر دیتے ہیں جبکہ میں نے کہا ہے کہ آپ کا بالکل fresh question بنتا ہے اس لئے fresh question جمع کروائیں۔ جی، میاں نصیر صاحب!

جناب نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5240 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گزشتہ سالوں میں بوجہ بارش اور سیلاب سے متاثرہ چاول کی فصل کے کسانوں کی امداد کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***5240: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گزشتہ دو سالوں میں جب بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے کسانوں کی چاول کی فصل متاثر ہوئی تھی تو کسانوں کو فی ایکڑ کے حساب سے کتنی امداد فراہم کی جاتی رہی ہے؟

(ب) کسانوں کو امداد فراہم کرنے پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) چاول کی کاشت کے اضلاع جن میں فیصل آباد، چنیوٹ، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرانوالہ، گجرات، حافظ آباد، منڈی بہاوالدین، نارووال، سیالکوٹ، لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن شامل ہیں، سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں چاول کی فصل کو سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نقصان نہ پہنچا ہے اس لئے نقصان کے ازالہ کی کوئی ضرورت نہ رہی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں کوئی رقم ادا نہ کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ "کسانوں کی چاول کی فصل متاثر ہوئی تھی تو کیا کسانوں کو فی ایکڑ کے حساب سے مدد فراہم کی گئی ہے؟" جواب میں کہا گیا ہے کہ

"موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں چاول کی فصل کو سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب agro based economy ہے اور 70 فیصد لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ اس سے وابستہ ہیں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ بتایا جائے کہ خاطر خواہ سے کیا مراد ہے یعنی کتنا نقصان ہوا ہے یا بالکل ہی نہیں ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! ہم نے جواب میں اس کی تفصیل دی ہے حالانکہ اس کا سادہ سا جواب بنتا تھا بلکہ ہم نے اضلاع بھی بتا دیئے کہ ان اضلاع میں چاول کی کاشت ہوتی ہے اور دو سالوں میں وہاں پر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میں وہی بات دہراتا ہوں کہ PDMA کے ایکٹ کے مطابق جس موضع میں 51 فیصد سے زیادہ رقبے پر فصل کاشت ہو اور loss ہو جائے وہ نقصان کے زمرے میں آتا ہے۔ کسی موضع میں ایک، دو یا چار ایکڑ کا نقصان ہوا ہے جو نقصان کے زمرے میں نہیں آتا اس لئے کسی کے نقصان کا ازالہ نہیں کیا گیا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری ذرا گزارش سن لیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ نہیں کیا کہ کن کن اضلاع میں نقصان ہوا ہے بلکہ سوال یہ تھا کہ نقصان کتنا ہوا ہے جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے وہ facts and figures چاہئیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے کیونکہ چاول کے کاشتکاروں کو already بڑا نقصان ہوا ہے اور آج بھی 300 روپے من پچھلے سال سے ریٹ کم ہے حالانکہ 100 فیصد prices بڑھ چکی ہیں جیسا کہ transportation اور تیل کی cost بڑھی ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا کی export of rice price بڑھی ہے جبکہ ہمارے ہاں چاول کی proper پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے export کا بھی دو سال سے loss ہو رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس agro based صوبے کے اندر خاطر خواہ کی definition کیا ہے اور کتنے فیصد نقصان ہوا ہے؟ مجھے صرف یہ بتا دیں، میں آپ سے دوسرا سوال نہیں کر رہا۔ اگر نقصان نہیں ہوا تو پھر

یہاں پر الفاظ "نقصان نہیں ہوا" لکھنے چاہئیں تھے۔ جب آپ لکھتے ہیں کہ خاطر خواہ نقصان نہیں ہوا تو بتا دیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خاطر خواہ نقصان ہم اس کو کہتے ہیں جو 51 فیصد سے زیادہ ہو۔ اس موضع کا جو رقبہ effect ہوا ہے وہ نقصان کوئی 2 فیصد ہے کوئی 5 فیصد ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے 51 فیصد سے کم نقصان کو آپ نقصان ہی تصور نہیں کرتے یہ تو کوئی جواب نہیں کہ 51 فیصد سے کم کو نقصان ہی تصور نہ کیا جائے۔ مطلب 30 یا 40 فیصد بھی ہوا ہو تو نقصان تصور نہیں کیا جائے گا؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں نصیر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں یہ جو PDMA کا Act ہے جب ان کی حکومت تھی تو یہ Act انہوں نے بنایا تھا اور اس میں یہ ہی لکھا ہوا ہے۔ اس کی ایک کاپی میں ان کو دے دیتا ہوں۔ 51 فیصد نقصان کا مطلب یہ ہے ہم نے compensation تب دینی ہے جب کسی موضع کے رقبہ کا 51 فیصد سے زیادہ نقصان ہو گا اگر اس سے کم ہو گا تو ہم اس کو compensate نہیں کر سکتے یہی میرا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے وہ یہ پوچھ رہے ہیں کتنے فیصد نقصان ہوا ہے۔ میاں صاحب یہ ہی آپ کا سوال ہے کتنے فیصد نقصان ہوا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے میں کسی حکومت پر تنقید نہیں کر رہا میں ایک مسئلے کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اگر 51 فیصد نقصان نہیں ہوا اور 30 فیصد نقصان ہوا ہے تو اس کا مطلب اس کو ہم نقصان ہی تصور نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ! وہ آپ سے percentage پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کوئی بھی ایک ایسا گاؤں مجھے بتا دیں جس کی خبر ان کے پاس ہو کہ وہاں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ میری اطلاع

کے مطابق کسی گاؤں میں 2 فیصد اور کسی میں 3 فیصد نقصان ہوا ہے۔ اگر پورے پنجاب کی details چاہتے ہیں تو میں ان کو مہیا کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے پاس details موجود ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! ابھی اس وقت تو میرے پاس details موجود نہیں ہیں کل تک ہم ان کو مہیا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی سیکرٹری صاحب کو کہا دیں کہ وہ ابھی منگوا لیں اور House adjourn ہونے سے پہلے ان کو details دے دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے جتنے سوالات ہیں آپ اگر ان کا جواب پڑھیں میں حکومت کے ہونے یا نہ ہونے کی تنقید نہیں کر رہا ہوں ہر سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تقریباً خاطر خواہ نقصان ہوا اور ہر سوال کا جواب ہے 51 فیصد۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو کسان پچھلے کئی سالوں سے نقصان کے اندر ہے اور اس کے مسائل میں اضافہ ہو تا جا رہا ہے میں کسی ایک حکومت کی بات نہیں کر رہا ہوں اگر کسان کے مسائل حل کرنے ہیں تو ہم کو اس 51 فیصد سے اوپر یہ نیچے والی جو figure ہے اس کو ختم کرنا پڑے گا بعض ایسے اضلاع ہیں یہاں پر بہت زیادہ نقصان ہو تا ہے اور بعض میں بالکل نقصان نہیں ہو تا تو گزارش یہ ہے کہ مجھے ایک تو جواب دیں گے اگر وہ ٹھیک نہ ہوا تو یہ سوال میں دوبارہ اگلے اجلاس میں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب ہم House adjourn ہونے سے پہلے پوری details لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 5072 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب ہی موصول نہیں ہوا تو میں کیا بات کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز کے سوال نمبر 3224 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 5147 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 3421 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: شکریہ۔جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 5223 ہے۔جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں اسامیوں کی تعداد کم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5223: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 1355 اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں اسامیاں ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ختم کی جانے والی اسامیوں میں تحصیل کیشئر کی 143 سیٹیں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر کی 11 سیٹیں اسسٹنٹ کی 122 اور چوکیدار کی 76 سیٹیں ختم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 5757 میں 5402 سیٹیں باقی رہ گئی ہیں اور 5402 میں سے بھی 2402 اسامیاں تاحال خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(د) کیا مذکورہ سیٹوں کو ختم کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ دفتروں کے بار بار چکر لگانے پر مجبور ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ختم کی گئی اسامیوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے تاہم پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں صرف 355 اسامیاں ختم کی گئی ہیں جو کہ اتھارٹی کے قیام سے آج تک خالی تھیں اور حکومت کی سادگی مہم کی پیروی میں پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے بورڈ نے ان کو اصولی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 5402 سیٹیں باقی ہیں جن میں سے 2438 اسامیاں ایسی ہیں جو تاحال خالی ہیں۔ تاہم ان میں سے 600 سے زائد سیٹوں پر PPSC کے زریعہ بھرتی کا عمل اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(د) جی، یہ بات درست نہیں۔ ختم ہونے والی اسامیاں اتھارٹی کے قیام سے ہی خالی تھیں

(ہ) پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی بورڈ نے بوجہ حکومت کی سادگی مہم ان اسامیوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت فی الوقت ان کی بحالی کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! جز الف میں جواب دیا گیا ہے جی ہاں یہ بات جزوی طور پر درست ہے تاہم پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں صرف 355 اسامیاں ختم کی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز الف میں بتایا گیا 355 اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ موجودہ دورے حکومت نے تو ایک کروڑ نوکریاں اور 50 لاکھ گھر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جواب میں کہا گیا ہے اصولی طور پر بورڈ نے 355 اسامیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر مال کیا یہ بتائیں گے کہ حکومت کا وہ فیصلہ اصولی ہے یا بورڈ کا یہ فیصلہ اصولی ہے

وزیر مال (ملک محمد انور): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو 355 اسامیاں ختم کی گئی ہیں یہ basically cashiers کی posts تھیں جو کہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں تھیں اور ان پر بھرتی بھی نہیں ہوئی تھی بلکہ خالی پڑی ہوئی تھیں ابھی ہمارا agreement ہوا ہے بنک آف پنجاب کے ساتھ اور بنک آف پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی تمام receipts and transactions کر رہا ہے اس وجہ سے لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے بورڈ نے یہ اسامیاں ختم کر دی ہیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل کیشئر کی 143 سیٹیں، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹرز کی 11 سیٹیں اور چوکیدار کی 76 سیٹیں ختم کی گئی ہیں۔ اگر یہ سیٹیں ختم نہ کی جاتیں اور درجہ چہارم کی سیٹیں ختم نہ کی جاتیں اور غریب لوگوں کو یہ نوکریاں دے دی جاتیں تو کون سی قیامت آجانی تھی کیونکہ پہلے ہی بھوک اور افلاس سے لوگ پریشان ہیں، نوکریاں دینا تو اس حکومت کی priority میں شامل تھا لیکن نوکریاں دینے کی بجائے ان لوگوں نے نوکریاں چھیننا شروع کر دیں۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اسامیاں خالی ہیں تو یہ کیوں خالی ہیں، بھرتی کا عمل ابھی تک تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور کب تک یہ بھرتی کا عمل مکمل ہو گا اس حوالے سے کوئی تاریخ بتا دیں؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 15 جولائی 2020 کو کیا تھا جس کا جواب ایک سال سات ماہ کے بعد آیا ہے لیکن ابھی تک بھرتی کا عمل جاری ہے جو کہ مکمل نہیں ہو سکا تو مہربانی کر کے وزیر موصوف مجھے یہ بتا دیں کہ یہ کام کب تک مکمل ہو گا؟ اس حوالے سے کوئی ایک تاریخ بتا دیں تاکہ عوام کو حوصلہ ہو جائے کہ اس حکومت سے کچھ نہ کچھ تو ملے گا جو کہ نہیں ملنے والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جہاں تک ان کے پہلے سوال کا تعلق ہے کہ یہ چوکیدار کی اسامیاں ختم کی گئی ہیں تو دراصل یہ outsource کر دیا گیا ہے جبکہ سکیورٹی ایجنسیز اس پر کام کر رہی ہیں اور لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ یہ کب ختم ہو گا تو میں عرض کر دوں کہ چونکہ یہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے اور COVID و دیگر مشکلات کی وجہ سے پچھلے ایک سال میں پبلک سروس کمیشن کی جتنی بھی بھرتیاں ہیں وہ delay ہیں تو اب ان کا انٹرویو وغیرہ ہو رہا ہے تو جونہی process مکمل ہو گا تو انشاء اللہ یہ مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ بھرتیوں کا process ہو رہا ہے لیکن جو باقی 13 ہزار خالی سیٹیں ہیں ان کا کون وارث ہے کیونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ صرف 600 سیٹوں پر بھرتیوں کا عمل جاری ہے تو باقی جو 1300 سیٹیں خالی ہیں وہ کس کھاتے میں ہیں اور ان پر کس نے بھرتی کرنی ہے اس حوالے سے حکومت بتائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں کیونکہ Question Hour is over

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

مظفر گڑھ: چوک سرور شہید کی مختلف آبادیوں کو مالکانہ حقوق سے متعلقہ تفصیلات

*714: **ملک غلام قاسم ہنجرا:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید سٹی (ضلع مظفر گڑھ) کی جناح آبادی، محلہ اسلام پورہ، محلہ رنگ پوری، محلہ راجپوتاں، محلہ قاضیاں، محلہ شاہین آباد کے لوگ تقریباً 30/40 سال سے آباد ہیں مگر اکثریت کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے ؟

(ب) کیا حکومت ان آبادیوں کے رہائشی افراد کو 5 مرلہ، 7 مرلہ یا دس مرلہ سکیم کے تحت مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ان آبادیوں میں بجلی، گیس، پانی اور دیگر سہولیات میسر ہیں اور یہ آبادیاں میونسپل کمیٹی کی حدود میں واقع ہیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) چوک سرور شہید میونسپل کمیٹی پورا شہر رقبہ ملکیتی ادارہ ترقیاتی تھل اور صوبائی حکومت بخانہ کاشت ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کا اندراج ہے رقبہ ہذا جس پر شہر چوک سرور شہید آباد ہے سال 1984 تک ادارہ ترقیاتی تھل TDA کی ملکیت تھا جس میں سے سال 1984 میں رقبہ تعدادی 3457 کنال (432 ایکڑ) بخانہ کاشت ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کو منتقل ہوا۔ یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید سٹی (ضلع مظفر گڑھ) کے محلہ اسلام پورہ، محلہ رنگ پوری، محلہ راجپوتاں، محلہ قاضیاں، محلہ شاہین آباد کے لوگ تقریباً 30/40 سال سے ناجائز قابض ہیں اور ان میں مختلف ادوار سال 1976 ، 1990،2012 میں شہر کے کچھ علاقوں کو کچی آبادی سکیم کے تحت مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا آبادیاں میونسپل کمیٹی کی حدود میں واقع ہیں۔ان آبادیوں کے رہائشی افراد کو مالکانہ حقوق دینے کی فی الحال کوئی پالیسی نہ ہے۔

صوبہ میں کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے مختلف محکمہ جات کی خدمات وذمہ داریوں سے متعلقہ تفصیلات

*4788: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے پولیس کے علاوہ کس کس محکمہ کی خدمات حاصل کی گئیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وباء کے پیش نظر کس کس محکمہ کو کون کونسی ذمہ داری سونپی گئی؟

(ج) حکومت کی جانب سے رقم کے علاوہ کس کس محکمہ کو کورونا وائرس سے بچاؤ کا کتنا سامان دیا گیا ہر محکمہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) 1۔ محکمہ صحت (پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ)

2۔ہوم ڈیپارٹمنٹ

3۔پی ڈی ایم اے پنجاب

4۔ ضلعی انتظامیہ

5۔افواج پاکستان

6۔ریسکیو1122 وغیرہ

(ب) 1۔افواج پاکستان — لاک ڈاؤن کا نفاذ

2۔ محکمہ پولیس — لاک ڈاؤن کا موثر نفاذ

3۔ہوم ڈیپارٹمنٹ — بیرون ملک سے آنے والے مسافروں کی نقل وحرکت

4۔پی ڈی ایم اے پنجاب — قرنطینہ سنٹر کا قیام اور تفتان بارڈر سے آنے والے زائرین کی منتقلی اور رہائش کا بندوبست۔لاک ڈاون کے دوران فرائض سرانجام دینے والے اداروں کو PPEs کی فراہمی

5۔ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ	o ہسپتالوں کا انتظام وانصرام o۔ ٹیسٹنگ o۔ ڈیٹا ریکارڈنگ o۔ مریضوں کا اعداد و شمار o۔ ایس او پیز کی تشکیل o۔ اموات کا اعداد و شمار
6۔ ضلع انتظامیہ	قرنطینہ سنٹر کے انتظامی امور اور لاک ڈاؤن کے انتظامی امور
7۔ ریسکیو 1122	مریضوں کی ہسپتال منتقلی اور کرونا سے ہونے والی اموات کی تدفین کا انتظامی عمل

(ج) اس سوال کی جواب میں معلومات (جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

لاہور: ہربنس پورہ میں مکانات کی رجسٹریوں کے پٹوار خانہ میں اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*3501: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الفیصل ٹاون لاہور حد بست ہربنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں موجود مکانوں کی خرید و فروخت ٹرانسفر ڈیڈ/رجسٹریوں کے ذریعے 1978 سے ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفر ڈیڈ ریکارڈ محکمہ مال سمیت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس بھی موجود ہے جو وہاں پر موجود مکانوں کا ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ پٹوار خانہ ہربنس پورہ کے پاس اس وقت کا ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی پٹوار خانہ ان رجسٹریوں کا اندراج کرتا ہے؟

(ج) کیا حکومت جن لوگوں کے پاس (ٹرانسفرڈیڈ) زمین / جائیداد رجسٹریاں موجود ہیں اور ان کے بقایاجات وصول کرکے ان کا اندراج پٹوار خانہ میں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) الفیصل ٹاؤن، ہربنس پورہ، تحصیل شالیمار ٹاؤن میں واقع خسرہ نمبران پرائیویٹ مالکان و صوبائی حکومت کی جزوی ملکیت ہیں۔ پرائیویٹ ملکیت کی حد تک انتقالات ہو رہے ہیں۔ جبکہ صوبائی حکومت کی ملکیت کی بابت کوئی انتقال درج و تصدیق نہ ہو رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس صرف ان رجسٹریوں کا ریکارڈ ہوتا ہے جن کی رو سے خریدار نے جائیداد اپنے نام کروانے کے لئے محکمہ ایکسائز کے ریکارڈ میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست دائر کی ہو۔ تمام ٹرنسفرڈیڈ / رجسٹریوں کا ریکارڈ محکمہ ایکسائز کے پاس نہ ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! لوگ جب واجبات ادا کرنے کے لئے درخواست محکمہ بحالیات میں دائر کرتے ہیں تو ان کا تفصیلی اور ہر معاملے کا انفرادی طور پر جائزہ لے کر اندراج کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

صوبہ بھر میں مزید واٹر کینن خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*4894: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ ھذا کے صرف دو واٹر کینن ہیں؟

(ب) کیا حکومت مزید واٹر کینن خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) حکومت کے پاس خشک سالی متاثرین کی امداد کے علاوہ مزید کیا ذرائع ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پی ڈی ایم اے کے پاس صوبہ بھر میں چھ (6) عدد واٹر کینن موجود ہیں۔

(ب) پی ڈی ایم اے مزید چھ (6) عدد واٹر کینن خرید رہا ہے۔ خریداری کا عمل آخری مراحل میں ہے اور جلد ہی واٹر کینن محکمہ کو میسر ہوں گے۔

(ج) خشک سالی ایک قدرتی آفت ہے جس کو روکنا انسانی بس میں نہ ہے۔البتہ انسانی کاوش سے پانی فراہم کر کے اس کے اثرات کو کسی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔لیکن اس کے علاوہ حکومت کے پاس کوئی ذرائع نہ ہیں۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 میں پٹوار سرکل کی تعداد اور ان کے کمپیوٹرائزڈ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2593: **سید عثمان محمود:** کیاوزیرمال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کل کتنے پٹوار سرکل ہیں، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کتنے پٹوار سرکل کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے کا باقی ہے؟

(ج) جو ابھی تک نہیں ہوئے حکومت ان کا ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) حلقہ پی پی۔264 کے کل 28 پٹوار سرکل ہیں جن میں سے 15 پٹوار سرکل تحصیل رحیم یار خان میں ہیں اور باقی 13 پٹوار سرکل تحصیل صادق آباد میں ہیں۔

(ب) تحصیل رحیم یار خان میں 15 پٹوار سرکل کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے۔باقی 13 پٹوار سرکل تحصیل صادق آباد کے 11 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے۔

(ج) تحصیل صادق آباد میں 11 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے۔ان مواضعات میں سے زیادہ اربن مواضعات ہیں جن کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اربن پراجیکٹ زیر غور ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ مال کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*3409: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ مال کی کتنی زمین موجود ہے؟

(ب) کتنی اور کس کس جگہ پر موجودہ زمین پر ناجائز لوگ قابض ہیں اور کتنے عرصہ سے ناجائز قابض ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت ناجائز قابضین سے زمین کی واگزاری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان میں محکمہ مال کی کل زمین 1,08,260 ایکڑ ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں 1536 ایکڑ اراضی پر لوگ ناجائز قابضین تھے جس میں سے 884 ایکڑ واگزار کرا لیا گیا ہے۔ بقایا رقبہ 652 ایکڑ واگزار کرانے کے لئے اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع ہذا کو ہدایت جاری کر دی گئیں ہیں۔ جس کی بابت کارروائی واگزاری سرکاری اراضی جاری ہے۔

(ج) اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع ہذا کو ناجائز قابضین سے رقبہ سرکار واگزاری کرائے جانے کی بابت واضح ہدایت جاری کر دی گئی ہیں جس کی بابت کارروائی واگزاری کرائے جانے سرکاری اراضی جاری ہے۔

صوبہ بھر میں نئے ویئرہاؤس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4895: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کے صرف دو بڑے ویئرہاؤس لاہور اور مظفر گڑھ میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں مزید نیا ویئرہاؤس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ڈی ایم اے کے صرف دو بڑے ویئرہاؤس لاہور اور مظفر گڑھ میں ہیں۔

(ب) جی ہاں پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب مزید ویئرہاؤسز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ہر ضلع میں تقریباً 8 کنال اراضی کسی

مناسب جگہ پر مختص کرنے کا کہا گیا ہے۔اس سلسلے میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکیم بھی جاری کر دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹرز میں سہولیات کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*2944: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر رحیم یار خان میں سے جمع بندی لینا ایک مشکل کام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں 10 کاؤنٹر ہونے کے باوجود صرف 3 یا 4 کاؤنٹر کام کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ رجسٹری، انتقال اور ریکارڈ کی درستی کے لئے سنٹر کے کئی کئی چکر لگانے پڑتے ہیں نیز سنٹر پر موجود ایجنٹوں کی خوب کمائی ہو رہی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ہذا کے سنٹر کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ منظور شدہ طریق کار کے تحت اراضی ریکارڈ سنٹر پر فرد کے حصول کے لئے سائل کو نادرا بائیو میٹرک تصدیق کے بعد ٹوکن جاری کیا جاتا ہے اور اپنی باری پر فرد اراضی کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔ رحیم یار خان کے اراضی ریکارڈ سنٹر میں تمام 10 کاونٹرز پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں سے خصوصی طور پر ایک کاونٹر بزرگ شہریوں کے لئے ایک خواتین کے لئے اور ایک ایکسپریس سروس کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔

(ج) عمومی طور پر یہ بات درست نہیں ہے۔ تاہم جن مسائل پر فیلڈ سٹاف کی طرف سے رپورٹ درکار ہوتی ہے ان کی درستی کے لئے سائل کو زیادہ چکر لگانے پڑ سکتے ہیں۔ اراضی ریکارڈ سنٹر پر ایجنٹ مافیا کا داخلہ ممنوع ہے۔

(د) حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت مزید 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے جن کے ساتھ 20 موبائل وین کے ذریعے سے دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا اجراء بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

رحیم یار خان: جعلسازی سے اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3482: **چودھری مسعود احمد:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر غلام صابر ولد علی محمد رہائشی 7/R-158 چولستان تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان نے نیب ملتان کو بابت غیر قانونی اور جعل سازی سے 31 مربع اراضی الاٹ کروانے والے اشخاص کے خلاف درخواست گزاری جس پر نیب کے ایڈیشنل ڈائریکٹر نے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کو ڈیڑھ سال قبل مورخہ 2 مارچ 2018 کو مراسلہ تحریر کیا کہ جعلی و فرضی الاٹمنٹ کے خلاف کیس ٹو کیس فیصلہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مراسلہ مورخہ 2018-04-10 کے تحت M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور کو لکھا اور کارروائی کرنے کی ہدایت کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے کیس ٹو کیس کارروائی کرنے کی بجائے جعلی و فرضی الاٹمنٹ کی فہرست بھجوا دی جس پر ڈپٹی سیکرٹری بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 2018-8-1 کو مراسلہ تحریر کیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے جعلی و فرضی الاٹمنٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے کیونکہ لینڈ مافیا انتہائی بااثر ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس اربوں روپے مالیت کی اراضی کی جعلی اور فرضی الاٹمنٹ کی تحقیقات بورڈ آف ریونیو پنجاب اور CDA کی مشترکہ ٹیم سے کروانے اور حکومت کے خزانہ کو اربوں کا نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ نیب حکام کے لیٹر مورخہ 02.02.2018 کی روشنی میں مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(1) ڈپٹی سیکرٹری کالونیز ٹو

(II) کالونیزیشن آفیسر چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور

کمیٹی کے دائرہ کار درج ذیل ہیں۔

(1) کمیٹی تمام کیسوں کی انفرادی طور پر چھان بین کرے گی

کمیٹی نے تمام کیسوں کی چھان بین شروع کر دی ہے اور ایک دفعہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفتر میں بھی فائلوں کی جانچ پڑتال کی گئی ہے جونہی کمیٹی اپنی سفارشات مرتب کرے گی قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے مورخہ 2018-04-10 کو ایم ڈی چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے رپورٹ طلب کی تاہم کمیٹی مذکورہ بالا بعد ازاں تشکیل دی گئی۔

(ج) مذکورہ بالا کمیٹی چٹھی مورخہ 2018-08-01 کے بعد تشکیل دی گئی۔

(د) مذکورہ بالا کمیٹی چھان بین کے لئے مقرر ہے جس کی حتمی سفارشات مکمل نہ ہوئی ہیں۔ MD چولستان ترقیاتی ادارہ اور ڈپٹی سیکرٹری کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی سفارشات جلد از جلد مرتب کریں۔

(ہ) مذکورہ بالا کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اور قانون وضوابط تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4926: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے کیا وسائل موجود ہیں اور کس طرح ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے جدید سہولتیں موجود ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف)　ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے مندرجہ ذیل وسائل موجود ہیں۔

1۔جدید سپرے مشینیں

2۔موثر اور بروقت اطلاع کا نظام

3۔موبائل ایپلیکیشن کی تیاری اور استعمال

4۔ضروری سپرے اور کیمیکلز

اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ قومی سطح پر ٹڈی دل سے نپٹنے کے لئے نیشنل لوکسٹ کنٹرول سنٹر (NLCC) قائم کیا گیا ہے۔

2۔موثر سپرے کے لئے مشینیں خریدی گئی ہیں۔

3۔بروقت اطلاع اور رابطے کے لئے جدید نظام قائم کیا گیا۔

4۔موبائل ایپلیکیشن بنائی گئی ہے جس سے صوبہ میں سروے کرنے میں آسانی ہوئی ہے اور معلومات پی ڈی ایم اے کے ٹڈی دل Dashboard پر لاہور براہ راست میسج کی جاسکتی ہیں۔اس ایپلیکیشن سے صوبہ میں موجود لوگ کہیں سے بھی ٹڈی دل کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ یہ ایپلیکیشن گوگل کے پلے سٹور پر مفت مہیا کی گئی ہے۔اس ایپلیکیشن اور ڈیش بورڈ کو بین الاقوامی سطح پر اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت (FAO) اور ملکی سطح پر وزیر اعظم پاکستان عمران خان نے سراہا ہے۔

(ب)　جی ہاں! ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل جدید سہولیات اور مناسب انتظامات موجود ہیں۔

1۔وہیکل / ٹریکٹر والی مشینیں	295 عدد
2۔پاور سپرے مشینیں	1418 عدد
3۔مینئول سپرے مشینیں	324 عدد

فیصل آباد: ڈی سی کے ماتحت ملازمین کی تعداد، سالانہ بجٹ اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4054: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی سی آفس فیصل آباد کے تحت کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ڈی۔ سی آفس فیصل آباد کو کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی گئی؟

(ج) اس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں؟

(د) ان گاڑیوں کے تیل اور مرمت کے اخراجات دو سالوں کے کتنے کتنے ہیں، تیل کہاں سے خرید کیا جاتا ہے اور گاڑیوں کی مرمت کہاں سے کروائی جاتی ہے؟

(ہ) ڈی۔ سی کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کمپنی اور سی۔ سی کی ہیں اور ان کو ان کے عہدہ کے مطابق کون سی گاڑی کتنی سی سی کی Allow ہے؟

(و) ڈی۔ سی کی تنخواہوں، ٹی اے ڈی اے اور بجلی کے اخراجات بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے مورخہ 27.07.2020 آمدہ از دفتر ڈپٹی کمشنر (ایف اینڈ پی) فیصل آباد۔ D.C آفس فیصل آباد میں ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی سی آفس فیصل آباد کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2019-20	2018-19	سال
-/2,10,03,758 روپے	-/3,52,92,923 روپے	کل بجٹ

(ج) ڈی سی آفس فیصل آباد میں استعمال ہونے والی سرکاری گاڑیوں، ان کے ماڈل اور کمپنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ماڈل	گاڑی نمبر	عہدہ آفیسر
ٹویوٹا کرولا 2013	FDJ-77	1 ڈی سی
ٹویوٹا کرولا 2010	FD-898	2 اے ڈی سی (ایف اینڈ پی)

ٹویوٹا کرولا	AU-070	3اے ڈی سی(جی)
ٹویوٹا کرولا	LEA-1298	4اے ڈی سی(ہیڈ کوارٹر)

(د) ڈی سی آفس فیصل آباد میں گاڑیوں کی تیل اور مرمت کے اخراجات سال 19-2018اور 20-2019کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2019-20	2018-19	سال
-/21,32,610روپے	-/18,14,666روپے	تیل
-/10,64,451روپے	-/12,29,036روپے	مرمت

مزید بر آں تیل فیصل پٹرولیم جیل روڈ فیصل آباد اور مرمت کا کام فاروق مکینیکل ورکشاپ، عید گاہ روڈ فیصل آباد سے کروایا جاتا ہے۔

(ہ) ڈی سی فیصل آباد کے زیر استعمال ایک گاڑی نمبر ٹویوٹا کرولا FDJ-77 ماڈل 2013 CC1300 ہے اور ڈی سی صاحب کو CC1300 گاڑی ہی Allow ہے۔

(و) ڈی سی کی تنخواہوں، ٹی اے ڈی اے اور بجلی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2019-20	2018-19	سال
-/17,72,142روپے	-/13,29,351روپے	تنخواہ
-/2,62,120روپے	-/6,85,890روپے	ٹی اے ڈی اے
-/42,66,644روپے	-/46,44,502روپے	بجلی

مزید بر آں بجلی کے اخراجات ڈی سی آفس کے اکٹھے ہوتے ہیں۔ڈی سی آفس کا علیٰحدہ خرچہ نہیں ہوتا۔

بہاولپور: ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات اور کسانوں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

***4938: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تحت بہاولپور کی حدود میں کون کون سے کام مالی سال 19-2018اور 20-2019 میں سرانجام دیئے گئے؟

(ب) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے اس ضلع میں کس کس علاقہ میں سپرے کیا گیا؟

(ج) اس ضلع کے کس کس علاقہ میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا ان کے نام اور کتنے ایکڑ رقبہ پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور متاثرہ کسانوں کی اس ادارے نے جو مالی و دیگر امداد کی اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فصلوں اور پھلوں کو نقصان اس سے ہوا ہے اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پی ڈی ایم اے صوبہ پنجاب میں آنے والی تمام آفات سے نبرد آزما رہتا ہے۔ صوبائی اور مقامی سطح پر جان و مال کے تحفظ اور بحالی کے لئے کوششیں بروئے کار لاتا ہے۔ مذکورہ دو سالوں کے دوران بہاولپور میں درج ذیل کام سرانجام دیئے گئے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے کنٹرول اور کسانوں کی آگاہی کے لئے لٹریچر چھپوا کر کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

ٹڈی دل کی آفت پر نظر رکھنے کے لئے موضع کی سطح پر نگران کمیٹیاں بنائی گئیں۔

پی ڈی ایم اے نے محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر کسانوں کو ٹڈی دل کے معاملے میں آگاہی دینے کے لئے تربیتی ورکشاپس منعقد کروائیں۔

1120 لیٹر لمبیڈا سیالو تھرین دوائی فراہم کی گئی۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے تدارک کے لئے 100 پاور سپرے مشین، 149 ہینڈ سپریئر مشین، 2 بوم سپریئر مشین، 6 پلنجری مشین اور 3 جٹاؤ مشینیں فراہم کی گئیں۔

جہاں کہیں ٹڈی دل کی موجودگی کی اطلاع ملی اس کے تدارک کے لئے سپرے آپریشن کا انتظام کیا گیا۔

ضلع بہاولپور میں ٹوٹل 365110 ہیکٹر رقبہ کا سروے کیا گیا اور 627 ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا۔

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں سپرے کیا گیا۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا 2236 ایکڑ پر فصلیں جزوی طور پر متاثر ہوئیں اس لئے متاثرہ کسانوں کی کوئی مالی امداد نہیں کی گئی۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل سے جن فصلوں اور پھلوں کا جزوی نقصان ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کپاس 2010 ایکڑ

2۔ چارہ جات 195 ایکڑ

3۔ باغات 16 ایکڑ

4۔ سبزیات 15 ایکڑ

کل متاثرہ رقبہ 2236 ایکڑ ہے۔

ہربنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں جائیداد رجسٹریوں کا اندراج پٹوار خانہ میں کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*4472: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الفیصل ٹاؤن لاہور حدبست ہربنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں موجود مکانوں کی خرید و فروخت ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹریوں کے ذریعے 1978 سے ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفر ڈیڈ کا ریکارڈ محکمہ مال سمیت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس بھی موجود ہے جو وہاں پر موجود مکانوں کا ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ پٹوار خانہ

ہر بنس پورہ کے پاس اس کا ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی پٹوار خانہ ان رجسٹریوں کا اندراج کرتا ہے؟

(ج) کیا حکومت جن لوگوں کے پاس (ٹرانسفر ڈیڈ) زمین / جائیداد رجسٹریاں موجود ہیں وہ وصول کر کے ان کا اندراج پٹوار خانہ میں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) الفیصل ٹاؤن لاہور حدبست ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن کے بارے میں اطلاعاً عرض ہے کہ مذکورہ 686 کنال 02 مرلہ زمین واقعہ چونگی گجر پورہ، لاہور جو کہ پولیس ویلفیئر آرگنائزیشن نے بذریعہ بیعہ نامہ نمبر 13949، مورخہ 01.01.1988 دھوکہ اور فریب دہی سے لے کر ایک پرائیویٹ پراپرٹی ڈیلر MS Associates کے حوالے کر دی تھی اور جس کا انتقال نمبر 6638 اور انتقال نمبر 5438 کا اندراج سب رجسٹرار لاہور کینٹ میں غیر قانونی / دھوکہ دہی سے کروایا گیا۔ اس معاملہ کو بعد میں معزز عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ آف پاکستان) نے HRC No. 18557-P/2018 کا Suo Moto کیس نمبر 2018/30 میں نوٹس لیتے ہوئے سماعت کی جس میں حکومت پنجاب نے معزز عدالت عظمیٰ کی ہدایات کی روشنی میں زمین کو بحق سرکار واپس لے لیا اس سلسلے میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر، پنجاب نے اپنی انکوائری رپورٹ مورخہ 21.06.2018 کو سپریم کورٹ میں جمع کروائی جس کی رو سے 685 کنال 02 مرلہ زمین واقعہ گلدشت ٹاؤن حدبست ہر بنس پورہ انتقال نمبر 5438، مورخہ 03.11.2004 کو بمطابق سپریم کورٹ کے فیصلہ SCMR 1635 1997 منسوخ کر دیا گیا اور زمین کا حسب ضابطہ فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مندرجہ بالا حقائق اور سپریم کورٹ کے حکم کی روشنی میں جتنے انتقالات آج تک ہوئے ہیں وہ غیر قانونی قرار دیئے جا چکے ہیں اور مزید خرید و فروخت کی اجازت نہیں دی جا رہی۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس صرف ان رجسٹریوں کا ریکارڈ ہوتا ہے جن کی رو سے خریدار نے جائیداد اپنے نام کروانے کے لئے محکمہ ایکسائز کے ریکارڈ میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست دائر کی ہو۔ تمام ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹریوں کا ریکارڈ محکمہ ایکسائز کے پاس نہ ہوتا ہے۔

(ج) جن لوگوں نے غیر قانونی طور پر متروکہ زمین خریدی ہے اور جسے معزز عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں صوبائی حکومت بحق سرکار واپس لے چکی ہے اُس کے بارے میں معزز عدالت عظمیٰ نے CPLA Nos. 1700/2011 اور 1701/2011 اور Civil Review No.10/2015 اور 11/2015 مورخہ 30.09.2020 کو حکم فرمایا ہے کہ موضع ہربنس پورہ (امریکن انٹرنیشنل سکول) کیس کی زمین نیلام عام کے ذریعے موجود بازاری نرخ پر فروخت کی جائے گی۔ اس حکم کی روشنی میں تمام غیر قانونی قابضین گلدشت ٹاؤن کو بروئے حکم چیف سیٹلمنٹ کمشنر، مورخہ 04.11.2020 کو یہ پیش کش کی گئی ہے کہ وہ اپنے زیر قبضہ زمین کو بذریعہ نیلام عام موجودہ بازاری نرخوں پر خرید سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ بورڈ آف ریونیو اس سلسلہ میں اس طرح کے تمام غیر قانونی قابضین کی زیر قبضہ زمینوں کو ریگولرائز کرنے کے لئے جلد ہی پالیسی وضع کر رہا ہے۔ فی الحال کسی غیر قانونی قابض کو کوئی قانونی تحفظ یا حق حاصل نہ ہے۔

تحصیل حاصل پور میں اراضی سنٹرز کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***4519: جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل حاصل پور میں کتنے اراضی سنٹرز قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ سنٹرز میں سہولیات ناکافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے مزید اراضی سنٹرز قائم کرنے اور موجودہ سنٹرز میں زیادہ سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل حاصل پور میں ایک اراضی ریکارڈ سنٹر ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کو سروس دی جا رہی ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 60 فردیں اور 28 انتقالات کئے جا رہے ہیں اور اراضی ریکارڈ سنٹر میں پانی، اے سی اور جنریٹر کی سہولیات میسر ہیں۔

(ج) حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت مزید 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے۔

جن میں سے ضلع بہاولپور کی درج ذیل کام کے زیادہ حجم والی تحصیلوں میں قانونگوئی کی سطح پر سنٹر بنائے جا رہے ہیں۔

1. مبارک پور تحصیل احمد پور شرقیہ
2. ہیڈ راجکاں تحصیل یزمان
3. جھانگی والی تحصیل بہاولپور سٹی
4. بہاولپور 2 تحصیل بہاولپور سٹی

اس کے ساتھ ضلع بہاولپور کے لئے 2 موبائل اراضی ریکارڈ سنٹر کے ذریعے سے بھی دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے جو دسمبر 2020 کے اہتمام تک خدمات کی فراہمی شروع کر دی جائے گی۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا اجراء بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4618: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز حکومت نئی بھرتی کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

ضلع ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہیں:۔

خالی اسامیاں	کل اسامیاں	
63	117	تحصیل ساہیوال
42	92	تحصیل چیچہ وطنی

تاحال حکومت پنجاب کی جانب سے نئی بھرتیوں کی بابت ہدایات جاری نہ ہوئی ہیں۔

راجن پور: پی ڈی ایم اے کے بجٹ سے ٹڈی دل کے لئے سپرے کی خریداری پر اخراجات اور سپیشل آڈٹ کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*5150: **محترمہ شازیہ عابد:** کیاوزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور پی ڈی ایم اے کا سال 20-2019 اور 21-2020 کا کتنا بجٹ تھا؟

(ب) اس ضلع میں پی ڈی ایم اے نے پچھلے دو سالوں کے دوران ٹڈی دل کے لئے کون کون سے سپرے کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدے نیز کتنے رقبہ پر سپرے کروایا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا محکمہ نے یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور سپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ پی ڈی ایم اے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ضلع راجن پور کو قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے مالی سال 20-2019 میں مبلغ 30 ملین روپے فراہم کئے۔ جبکہ مالی سال 21-2020 میں مبلغ 10 ملین روپے فراہم کئے۔

(ب) پی ڈی ایم اے نے مالی سال 20-2019 میں محکمہ زراعت کو سپرے کے لئے 190 ملین فراہم کئے۔ محکمہ زراعت کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق تقریباً 27209 ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا۔ سپرے کی خرید و استعمال کی تفصیل ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (ایکسٹینشن) راجن پور سے موصول ہونے والی رپورٹ میں جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ڈی ایم اے کے اخراجات کا آڈٹ ہر سال ہوتا ہے اور مالی سال 20-2019 کا آڈٹ بھی مکمل ہو چکا ہے۔

پنجاب لینڈ اتھارٹی میں کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4711: **محترمہ زیب النساء:** کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب لینڈ اتھارٹی ادارے کا آغاز پراجیکٹ مینجمنٹ سے شروع ہوا اس ادارے میں عرصہ دس سال سے جو ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو آج تک مستقل نہیں کیا گیا۔ مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سٹاف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی ہوتی ہے مذکورہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان ملازمین کو حکومت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی 2017 میں قائم کی گئی۔ تاہم اس کے ملازمین کی مستقل بنیادوں پر تعیناتی پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی ایکٹ کے مطابق نہیں کی جاسکتی۔

(ب) عوامی سہولت کے مد نظر حکومت نے ایسے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں جس سے عوام کو باہم سہولت پہنچائی جاسکے۔ جس میں آن لائن فردات کا اجراء، موبائل اراضی ریکارڈ سنٹر، 115 قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر، ایکسپریس کاؤنٹر، سیٹلائیٹ اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام ۔ جو عوام کو دور افتادہ علاقوں تک سروسز کی رسائی یقینی بنا رہے ہیں۔ تاہم سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ مزید بر آں ان کی مستقلی کے حوالے سے معاملات بورڈ کے زیر غور ہیں اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز کی حد تک کیس مجاز اتھارٹی کو بھجوا دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں 93 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور 14 درجہ چہارم کے ملازمین روزانہ اجرت کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ایڈہاک پر ضلع راولپنڈی میں کوئی ملازم کام نہیں کر رہا۔

بہاولنگر: محکمہ مال کے تحت ملازمین کی تعداد نیز خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5072: **چودھر مظہر اقبال:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ مال کے تحت کتنے ملازمین اس ضلع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی اسامیاں کس کس عہدہ، گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کے پاس اضافی چارج ہے ان ملازمین کے نام عہدہ، گریڈ اور جس حلقہ کا اضافی چارج ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس محکمہ کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ہ) اس محکمہ نے اس مالی سال میں عوامی فلاح کے جو منصوبہ جات مکمل کئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) محکمہ مال ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

خالی	تعینات شدہ	منظور شدہ	گریڈ	نام پوسٹ
2	4	6	16	تحصیلدار
4	13	17	14	نائب تحصیلدار
12	38	50	11	گرداور
257	116	373	09	پٹواری

5۔منسٹریل سٹاف کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2	تعداد	تحصیلدار	1
4	تعداد	نائب تحصیلدار	2
12	تعداد	گرداور	3
257	تعداد	پٹواری	4
		منسٹریل سٹاف کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	5

(ج)

2	تعداد	اضافی چارج تحصیلدار	1
4	تعداد	اضافی چارج نائب تحصیلدار	2
12	تعداد	اضافی چارج گرداور	3
257	تعداد	اضافی چارج پٹوار	4
		فہرست عہدہ جات مع مستقل و اضافی چارج کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	5

(د) مکمل تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) دوران مالی سال عوامی فلاح کے لئے جو فیصلہ جات مکمل کیئے ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: محکمہ ریونیو کے افسران کی تعداد نیز انٹی کرپشن اور سول کورٹس میں ملازمین کے خلاف کیسز سے متعلقہ تفصیلات

***5147: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار / نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری تعینات ہیں؟

(ب) محکمہ ریونیو کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن / سول کورٹس ودیگر کورٹس میں کیسز ہیں اور کتنے عرصہ سے ہیں ان تمام افسران و ملازمین سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایک پٹواری کو کئی حلقوں کے چارج دیئے ہوئے ہیں اور یہ کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	تعینات	خالی
تحصیلدار	04	02	02
نائب تحصیلدار	10	05	05
قانونگو	34	22	12
پٹواری	235	168	67
میزان	283	197	86

(ب) ضلع ہذا کے سات پٹواریوں کے خلاف مختلف کورٹس میں مقدمات زیر سماعت ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ صفدر عباس پٹواری تحصیل راجن پور کے خلاف عرصہ اڑھائی سال سے اینٹی کرپشن کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔

۲۔ محمد علی پٹواری تحصیل راجن پور کے خلاف مقدمہ 3/4ماہ سے زیر سماعت ہے۔

۳۔ احمد علی شاہ پٹواری ٹرائیبل ایریا کے خلاف مقدمہ عرصہ تین سال سے اینٹی کرپشن میں زیر سماعت ہے۔

۴۔ محمد عنصر پٹواری موضع تونگ اشتمال اراضی راجن پور کے خلاف دو مقدمات عرصہ 3/5سال سے اینٹی کرپشن کورٹ اور سول کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔

۵۔ بشیر احمد پٹواری موضع ڈمیرن، اشتمال اراضی راجن پور کے خلاف مقدمہ عرصہ ۴ماہ سے عدالت عالیہ ملتان بنچ اور اینٹی کرپشن کورٹ میں زیر سماعت ہے

۶۔ سیف اللہ پٹواری / موضع شاہوالی اشتمال اراضی روجھان کے خلاف عرصہ 6 ماہ سے نیب آفس میں انکوائری چل رہی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں پٹواری کی 235 اسامیاں ہیں جبکہ 168 پٹواری تعینات ہیں۔ متعدد مواضعات خالی ہونے کی بناء پر بمطابق پالیسی ان مواضعات کا ایڈیشنل چارج دیگر پٹواریوں کو دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ مال پنجاب نے پٹواریوں کی بھرتی کے لئے قبل ازیں تحرک کر رکھا ہے۔ سروس رولز میں تبدیلی کے بعد کمپیوٹرائزڈ نظام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے پٹواری بھرتی کئے جائیں گے تاکہ عوام کو محکمہ مال سے متعلقہ خدمات گاؤں کی سطح پر فراہم کی جاسکیں۔

تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی مختلف نوعیت کی زمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3421: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی کل کتنی زمین ہے؟

(ب) کتنی زمین کمرشل اور کتنی زرعی یا سکنی ہے جگہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ کی کتنی زمین کس کس جگہ پر کس آدمی یا کمپنی یا فرم کو کتنے عرصہ پر اور کتنی رقم کے ٹھیکہ یا لیز پر دی گئی ہے؟

(د)　محکمہ کی زمین کسی دوسرے سرکاری صوبائی یا وفاقی محکمہ کو لیز یا ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو جگہ کی تفصیل مع مصرف اور عرصہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف)　تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی کوئی زمین موجود نہ ہے البتہ صوبائی حکومت کی ملکیت کی کل زمین تعدادی 67730 ایکڑ، 04 کنال 18 مرلے اراضی موجود ہے۔

(ب)　تحصیل صادق آباد میں صوبائی حکومت کی ملکیت کمرشل زمین نہ ہے۔ جبکہ زرعی زمین تعدادی 49340 ایکڑ 02 کنال 06 مرلے اور سکنی تعدادی 3027 ایکڑ 04 کنال ہے۔

(ج)　تحصیل صادق آباد میں کسی آدمی یا کمپنی یا فرم کو صوبائی حکومت پنجاب کی زمین ٹھیکہ یا لیز پر نہ دی گئی ہے البتہ رقبہ ملکیت صوبائی حکومت پنجاب تعدادی 2689 ایکڑ 19 مرلے عارضی کاشت سکیمز میں تحصیل صادق آباد کے مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے۔

(د)　تحصیل صادق آباد میں صوبائی حکومت پنجاب کی کوئی زمین کسی صوبائی یا وفاقی محکمہ کو لیز یا ٹھیکہ پر نہ دی گئی ہے۔

چکوال: موضع تلہ گنگ قبرستان کے لئے مختص اراضی پر ناجائز تعمیرات سے متعلقہ تفصیلات

*4712: **محترمہ زیب النساء:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کھیوٹ نمبر 597 سال 25-1924 تلہ گنگ نزد موضع تلہ گنگ 7 عدد تالاب اراضی جو قبرستان کے لئے تھی لیکن محکمہ مال نے اثر و رسوخ سے اپنی ملکیت ظاہر کرنا شروع کر دی، کچھ عرصہ کے بعد زمین فروخت کرنا شروع کر دی اور لوگوں نے مکانات بنانا شروع کر دیئے ہیں یہ زمین اشٹام پر دے رہے ہیں انکوائری کروا کر زمین خالی کروائی جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

بمطابق رپورٹ عملہ فیلڈ کھوٹ نمبر 597 پانچ خسروں پر مشتمل ہے جس کا کل رقبہ 49 کنال 15 مرلے ہے۔ بمطابق ریونیو ریکارڈ 25-1924 رقبہ ہذا

شاملات دیہہ ہے اور آج تک اس میں کوئی ردوبدل نہ کیا گیا ہے نہ تو یہ زمین فروخت ہوئی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ناجائز تجاوزات ہیں۔ خسرہ وار تفصیل ذیل ہے:۔

پرانا خسرہ	نیا خسرہ	کل زمین	تفصیل
245	292	04 کنال 10 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
711	875	02 کنال 03 مرلے	گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 6 واقع ہے۔
1140	1363	03 کنال 05 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
1393	1606	05 کنال 05 مرلے	نائیوں والا قبرستان واقع ہے۔
2517	2916	34 کنال 2 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
کل میزان		49 کنال 15 مرلے	

جہلم میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***5234: رانا منور حسین:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم کی لینڈ کا ریکارڈ کب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ضلع جہلم کا کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ضلع جہلم کی لینڈ کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت کتنا تھا نیز کتنے پٹواریوں کو ملازمت سے فارغ کیا گیا اور باقی پٹواریوں سے اب کون سی خدمات لی جاتی ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) ضلع جہلم کا ریکارڈ دسمبر 2016 میں کمپیوٹرائزڈ کیا گیا جبکہ اس کا آغاز جولائی 2011 میں ہوا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع جہلم کے 595 مواضعات ہیں جن میں سے 542 کا ریکارڈ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ تاہم 53 مواضعات ایسے ہیں جو شہری یا نیم شہری نوعیت کے ہیں جن کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ کیا جا سکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) ضلع جہلم کی لینڈ کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت تقریباً 189,525,947 روپے تھا۔ بوجہ کمپیوٹرائزیشن کسی بھی عملہ مال کے ملازم کو نوکری سے فارغ نہ کیا گیا ہے۔ پٹواری حسب سابق ان مواضعات میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں جو ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ ہے۔ اس کے علاوہ خسرہ گرداوری، رپورٹ وراثت اور زمین کی حد بندی سمیت تمام دیگر امور جو کہ فیلڈ ڈیوٹی سے متعلقہ ہیں حسب سابق پٹواری ہی سر انجام دے رہے ہیں۔

لاہور: شاہدرہ میں خالی سرکاری زمین قبرستان کے لئے مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4757: **جناب سمیع اللہ خان:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ لاہور کے مختلف علاقوں میں سرکاری زمین خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) شاہدرہ میں جو زمین خالی پڑی ہوئی ہیں ان کی جگہ اور نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہدرہ کے علاقے میں قبرستان میں جگہ میسر نہ ہونے سے عوام الناس کو دوسرے علاقہ کے قبرستان میں تدفین کے لئے جانا پڑتا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سرکاری زمین میں قبرستان کی جگہ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) ہاں موضع شاہدرہ میں خالی رقبہ سرکار تقریباً 1349 کنال ہے۔

(ب) رقبہ سرکار زیادہ تر راوی بند پار واقع ہے۔

(ج) سوال جزوی طور پر درست ہے۔

(د) بروئے انتقال نمبر 60395، نمبر خسرہ 1341 رقبہ 04 کنال 14 مرلے قبرستان دریا شاہ حسن ولی، نمبر خسرہ 8475/1523 رقبہ 04 کنال، نمبر خسرہ 1529، رقبہ 08 کنال، نمبر خسرہ 1531 رقبہ 07 کنال 11 مرلے، سالم رقبہ 19 کنال 11 مرلے، قیصر ٹاؤن قبرستان اور نمبران خسرہ 8477/2204، رقبہ 01 کنال 16 مرلے، نمبر خسرہ 2314/2، رقبہ 03 کنال 02 مرلے، نمبر خسرہ 2312، رقبہ 01 کنال 01 مرلہ، نمبر خسرہ 2313 رقبہ 01 کنال 16 مرلے، نمبر خسرہ 8342/2315 رقبہ 07 کنال 2 مرلے، رقبہ منتقلہ 11 کنال 03 مرلہ / قبرستان ڈھیٹر، کل رقبہ 35 کنال 08 مرلہ کے لئے دیا گیا۔ انتقال مذکورہ مورخہ 04.01.2013 کو درج ہوا مگر بوجہ حکم امتناعی ہائی کورٹ لاہور برائے رپٹ نمبر 785 مورخہ 11.01.2013 تاحال زیر التواء ہے۔ اس کے علاوہ بروئے انتقال نمبر 60728 مورخہ 06.03.2018 نمبر خسرہ 1841 کل رقبہ 357 کنال 15 مرلے میں سے رقبہ منتقلہ 121 کنال 01 مرلہ، بھی قبرستان نزد بھٹو کالونی قیصر ٹاؤن کے لئے دیا گیا ہے مگر رقبہ کے متعلق رٹ پٹیشن نمبر 303200/13 بعنوان متروکہ وقف املاک بورڈ بنام بورڈ آف ریونیو وغیرہ زیر سماعت ہے کہ جس کا جواب دیا گیا ہے۔

سیالکوٹ: پسرور کے دیہات کی اراضی کے ریکارڈ کا کمپیوٹرائزڈ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5452: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے کتنے دیہات کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے کتنے دیہات کا رہتا ہے اور کتنے دیہات کا جزوی ہوا ہے تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) جن مواضعات کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ ہوا ہے کب تک ہو جائے گا؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے 596 مواضعات ہیں جن میں سے 528 کو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے تاہم 68 مواضعات ایسے ہیں جو جزوی طور پر مکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن مواضعات کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ کیا جا سکا ہے وہ شہری یا نیم شہری نوعیت کے ہیں۔ پنجاب کے تمام شہری مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا جس کے لئے اربن لینڈ ریکارڈ کا پراجیکٹ زیر غور ہے۔

لاہور میں سرکاری زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*5076: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں کتنی سرکاری جگہ پر ناجائز قابضین ہیں؟

(ب) 19-2018 میں کتنی جگہ قابضین سے واگزار کروائی گئی ہے؟

(ج) سرکاری زمین کو قبضہ مافیا سے واپس لینے کے لئے حکومت نے کیا حکمت عملی بنائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) لاہور میں کل 40868 کنال اراضی زیر قبضہ ہے۔

(ب) 19-2018 میں کل 12686 کنال رقبہ قابضین سے واگزار کروایا گیا۔

(ج) سرکاری زمین کی واپسی کے لئے فروخت بذریعہ نیلام عام بعد واگزاری دیگر محکمہ جات کو منتقلی اور بذریعہ محکمہ مال، لوکل کونسلز اور دیگر محکمہ جات رقبہ کی نگرانی کا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

ایم ڈی چولستان کے تحت ریسٹ ہاؤسز کی تعداد، کمرہ جات اور بکنگ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5079: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) M.D چولستان کے تحت کتنے ریسٹ ہاؤسز کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ہر ریسٹ ہاؤس کتنے کمرہ جات پر مشتمل ہے؟

(ج) ان میں کون کون لوگ ٹھہر سکتے ہیں؟

(د) ان میں ٹھہرنے والے لوگوں سے کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) ان کی Booking کون کرتا ہے اور اس کا کیا معیار ہے؟

(و) اس علاقہ میں حکومت مزید ریسٹ ہاؤس اور Visiting Areas پارکس وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) صرف ایک عدد ریسٹ ہاؤس چک نمبر DB/83 چولستان موجود ہے۔ یہ ریسٹ ہاؤس 1990 میں تعمیر کیا گیا تھا اس وقت یہ ریسٹ ہاؤس نان فنکشنل ہے اور قابل استعمال نہ ہے۔

(ب) ریسٹ ہاؤس چک نمبر DB/83 میں 3 عدد بیڈ رومز، 1 عدد ڈرائنگ روم، 1 عدد ڈائننگ روم، 2 عدد برآمدے اور ایک عدد کارپورچ۔ گزشتہ 10 سال سے ریسٹ ہاؤس بند ہے۔

(ج) N.A

(د) N.A

(ہ) N.A

(و) N.A

ضلع بہاولپور: چولستان میں الاٹ کردہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*5080: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنا رقبہ کس کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے جن افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے ان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) کتنی زمین چولستان کے رہائشی قدیمی باشندوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) اس وقت کتنی زمین سرکاری کھاتہ میں اس ضلع کے چولستان کے ایریاز میں پڑی ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت بقایا زمین صرف چولستان کے علاقہ کے رہائشی قدیم باشندوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک ضلع بہاولپور کے چولستان میں ماسوائے آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت کوئی سرکار رقبہ جات الاٹ نہ ہوئے ہیں۔ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت اگست 2018 سے تاحال 682 افراد کو 10,881 ایکڑ رقبہ تقسیم کیا گیا ہے۔

(ب) اب تک علاقہ چولستان میں 3,06,666 ایکڑ رقبہ 23,623 چولستانی باشند گان کو مختلف سکیم ہائے کے تحت الاٹ ہو چکا ہے۔

(ج) اس وقت تقریبا 3,46,175 ایکڑ رقبہ پڑا ہوا ہے اور اس رقبہ کے نئے چکوک حالیہ الاٹمنٹ سکیم سال 2013 کے لئے بعد پیمائش مرتب کئے گئے ہیں۔اس رقبہ کی کل 27694 لاٹ ہائے بنتی ہیں۔

(د) کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے نوٹیفکیشن نمبر CL-I-239/2013-549 مورخہ 05.03.2013 و ترمیمی نوٹیفکیشن نمبری 2109-2019/756 مورخہ 13.09.2019 پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم کا اجرا کیا ہے۔جس کے تحت نوٹیفائیڈ کمیٹیز اندر میعاد وصول کی گئیں 64255 درخواستوں کی سکروٹنی کر رہی ہیں۔اس مقصد کے لئے 27694 لاٹ ہائے مختص کی گئیں اور موجودہ حکومت ان لاٹ ہائے کو خالصتا چولستانی قدیم باشندوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔189 میں کچی آبادیوں کی تعداد اور ان میں میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***5160: جناب منیب الحق:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔189 اوکاڑہ میں کون کون سی کچی آبادیاں ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں میں کوئی سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) ان کچی آبادیوں میں کن کن سہولیات کا فقدان ہے؟

(د) حکومت کب تک ان سہولیات کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں رکھی گئی ہے؟

(ہ) اس مالی سال میں ان کچی آبادیوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی ان کی تفصیل کچی آبادی وار بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ حلقہ پی پی۔189 میں ٹوٹل 24 کچی آبادیاں ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ مذکورہ کچی آبادیوں میں عملہ صفائی تعینات ہے اکثر و بیشتر عملہ صفائی کے تبادلہ جات ہوتے رہتے ہیں۔ بدیں وجہ کنفرم نام نہ دیئے جاسکتے ہیں۔

(ج) بیشتر کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام ہو چکے ہیں۔ کچی آبادی پرانا ڈسپوزل مسلم کالونی، غازی آباد چھپڑ میں گلیوں میں ترقیاتی کام ہونے والے ہیں۔

(د) جزہذا کا جواب جز (ج) میں اُوپر دے دیا گیا ہے۔

(ہ) جزہذا کا جواب جز (ج) میں اُوپر دے دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال کے مختلف چکوک میں سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

586: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 120/9۔ایل، چک نمبر 110/9۔ایل، چک نمبر 90/9-ایل، 87/9-L،اور 92/9-L میں رقبہ سرکار / بقایا سرکار موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا چکوک میں واقع بیشتر سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین / باثر افراد نے قبضہ / چاردیواری کر رکھی ہے، اکثر پر فصلیں کاشت ہو رہی ہیں اور کچھ میں پختہ مکانات ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت ایسے باثر / غنڈہ عناصر / ناجائز قابضین سے قبضہ واپس لے کر حکومت سرکار کی رٹ کو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) درست ہے رقبہ سرکار موجود ہے۔

(ب) درست ہے۔ ناجائز قابضین ہیں۔ فصلیں کاشت ہو رہی ہیں پختہ مکانات اور دکانات تعمیر شدہ ہیں۔

(ج) ہاں۔ حکومت کارروائی کر رہی ہے اور مزید کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں پٹواری، قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

644: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے پٹواری، قانگو، نائب تحصیل دار اور تحصیل دار کام کر رہے ہیں؟

(ب) کن کن پٹواریوں، قانگو، نائب تحصیل دار اور تحصیل دار کے پاس ایک سے زائد علاقہ جات / پوسٹوں کا چارج کب سے ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم جنوری 2017 تا 2019 تاحال کن کن ملازمین کے خلاف محکمہ ہذا کو شکایات وصول ہوئی ہیں اگر ان ملازمین کے خلاف شکایات کی بناء پر کوئی انکوائریاں کروائی گئی ہیں تو ان ملازمین کو کیا سزائیں دی گئی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے ملازمین کو ان شکایات کی بناء پر معطل یا ملازمت سے برخواست کیا گیا تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے مورخہ 30.01.2020 اور 31.01.2020 آمدہ از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)
رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان میں تعینات تحصیلدار نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواریان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	کل تعداد اسامی
1	تحصیلدار	4
2	نائب تحصیلدار	15
3	قانونگو	31
4	پٹواری	155

(ب) تحصیلداران، نائب تحصیلداران اور گرداوران کو اضافی حلقہ جات تفویض نہ کئے گئے ہیں البتہ تحصیل رحیم یار خان، صادق آباد، خان پور اور لیاقت پور میں پٹواریوں کو تفویض کئے گئے اضافی حلقہ جات کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متفرق قسم کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں اور شکایت کنندگان کی شکایت کا ازالہ حسب قانون کر دیا جاتا ہے تاہم قابل گرفت شکایت پر درج ذیل ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔اس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں ہی دے دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال میں کچی آبادیوں کی تعداد، مکینوں کا عرصہ قیام اور مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

656: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی کچی آبادیاں کہاں کہاں موجود ہیں ان کی تعداد مع مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) پی پی-198 ضلع ساہیوال میں کتنے ایسے مقامات یا زمین ہے جن کو حکومت گرانے کی بجائے کچی آبادیوں کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) ان کچی آبادیوں میں تاحال کتنے لوگ کب سے مقیم ہیں ان کی مکمل تعداد سے آگاہ فرمائیں نیز ان کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق اور سند دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، کیا حکومت اس بابت پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) ڈائریکٹر (ایڈمن) کچی آبادیز، پنجاب سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 دیہاتی (رورل) ایریا کے تحت:

(i) تحصیل چیچہ وطنی میں کل 114 منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیاں ہیں جو کہ 6363 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) تحصیل ساہیوال میں کل 112 منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیاں ہیں جو کہ 8629 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 1978، 1985، 2006 اور 2012 شہری (اربن) ایریا کے تحت:

(i) تحصیل چیچہ وطنی میں 09 منظور شدہ کچی آبادیاں ہیں جو کہ 4678 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) تحصیل ساہیوال میں کل 33 منظور شدہ کچی آبادیاں ہیں جو کہ 8592 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی- 198 ضلع ساہیوال میں جو آبادیاں پنجاب کچی آبادیز ایکٹ مجریہ 1992 کے تحت معیار پر پورا اترتی ہیں وہ آبادیاں کچی آبادی کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی آبادیاں جو مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اُترتی وہ کچی آبادی کے زمرے میں نہیں آتی۔

(ج) جہاں تک کچی آبادیوں میں گھرانوں کی تعداد کا تعلق ہے تو ان کی تفصیل سوال کے جز (الف) کے جواب میں دی جا چکی ہے۔ مالکانہ حقوق اور اسناد حقوق ملکیت کی عطائیگی کے سلسلے میں واضح ہو کہ منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیوں کو اسناد کی عطائیگی ہو چکی ہے جبکہ ایسی آبادیوں کے مکینوں سے زمین کی قیمت اور ترقیاتی اخراجات وصول ہونے کے بعد مالکانہ حقوق کی عطائیگی کا عمل جاری ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں مستحقین کو حکومت کی طرف سے راشن تقسیم کرنے اور طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1055: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کے کتنے مزدوروں بے روزگاروں اور مستحقین لوگوں میں حکومت کی طرف سے کتنی مالیت کا راشن دیا گیا نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) مذکورہ راشن کی تقسیم کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا مستحقین افراد کی اہلیت کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) حلقہ پی پی۔185 میں راشن تقسیم کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی یونین کونسل معروف100 کے کتنے دیہات میں کتنا راشن کن افراد کو دیا گیا نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) PDMA کی جانب سے ضلع اوکاڑہ کو500 راشن بیگ دیئے گئے۔ جن میں سے، ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق، 150 راشن بیگ تحصیل دیپالپور (حلقہ 185) میں تقسیم کئے گئے جن کی مالیت مبلغ پانچ لاکھ پانچ ہزار اور پانچ سو روپے ہے۔ جن مستحق لوگوں میں حکومت کی طرف سے راشن تقسیم کیا گیا اس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف درج ذیل لوگ مفت راشن کے اہل تھے۔

(i) غریب کنبہ جن کا روزی کمانے والا دیہاڑی دار قرنطینہ ہو گیا۔

(ii) دیہاڑی دار جو لاک ڈاؤن کے باعث کام پر نہ جا سکا۔

ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل آبادیوں کے رہائشی جو کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے کے گھروں میں راشن فراہم کیا گیا۔

1۔ 7 مرلہ سکیم جیون والا۔ 2 چک وزیر سنگھ 3۔ بسم اللہ ٹاؤن

(ج) ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق کسی بھی ضلع، تحصیل یا حلقہ میں راشن کی تقسیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ صرف راشن تقسیم کیا گیا۔

(د) ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی یونین کونسل معروف 100 کے کسی فرد کو راشن نہ دیا گیا ہے۔

ساہیوال: محکمہ مال کے لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی تعداد کمپیوٹرائزڈ اور نان کمپیوٹرائزڈ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1078: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹر کہاں پر واقع ہیں ان سنٹرز میں کتنا سٹاف عارضی، کنٹریکٹ اور مستقل ہے کتنی پوسٹ خالی کب سے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 2019 اور سال 2020 میں ضلع ساہیوال میں محکمہ ریونیو نے کتنا رقبہ کمپیوٹرائز کیا اور کتنا رقبہ کمپیوٹرائز ہونے سے رہ گیا ہے کب تک ریکارڈ مکمل کر دیا جائے گا؟

(ج) کیا حکومت عوام الناس کی سہولت کے لئے میونسپل کمیٹی / ٹاؤن کمیٹی کمیر بہادر شاہ ،جہاں خاں، یوسف والا، قادرآباد، نورشاہ، ہڑپہ و پی پی۔198 میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) ضلع ساہیوال میں دو (2) تحصیل اراضی ریکارڈ سنٹر موقع پر واقع ہیں۔ ا۔ اراضی ریکارڈ سنٹر ساہیوال۔ ۲۔ اراضی ریکارڈ سنٹر چیچہ وطنی۔ عملہ اراضی ریکارڈ سنٹر کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے۔ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2019 اور 2020 میں ضلع ساہیوال میں محکمہ ریونیو نے کوئی موضع کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ نہ کیا ہے ضلع ساہیوال میں کل 532 مواضعات میں سے 502 مواضعات کا ریکارڈ فی الوقت کمپیوٹرائزڈ ہے۔ جبکہ 30 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں درج ذیل قانونگوئی سنٹر بنائے جا رہے ہیں۔

1۔ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ۔

2۔ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر کسووال۔

3۔ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر شاہ کوٹ۔

4۔ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر غازی آباد۔

5۔ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ۔

اس مالی سال میں ان میں سے ہڑپہ اور نور شاہ سنٹر مکمل ہو جائیں گے جبکہ باقی اگلے مالی سال میں مکمل ہوں گے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد کی کھولے مرید سے داخلی حیثیت ختم کرکے الگ موضع قرار دینے سے متعلقہ تفصیلات

1159: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی آبادی ریونیو ریکارڈ کے مطابق 160 گھروں پر مشتمل ہے اوراس گاؤں کی ریونیو ریکارڈ کے مطابق اپنی شناخت نہ ہے جبکہ اسے داخلی کھولے مرید سے پہچانا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت چک فیض آباد کی کھولے مرید سے داخلی حیثیت ختم کرکے چک فیض آباد کو اپنی آزاد حیثیت اور الگ موضع قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نیز کسی موضع کو داخلی حیثیت سے نکالنے اور اپنا الگ موضع کی شناخت دینے کا طریق کار کیا ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی آبادی 160 گھرانوں پر مشتمل ہے۔ آبادی ہذا کی داخلی موضع کھوکے مرید والے میں شامل ہونے کی وجہ سے اپنی علیٰحدہ شناخت نہ ہے۔

(ب) چک فیض آباد کو کھوکے مرید والے سے علیٰحدہ کر کے نیا موضع قرار دیئے جانے کی بابت فی الحال دفتر ہذا میں کوئی کارروائی زیر غور نہ ہے۔

مزید بر آں نیا موضع بنانے کا کوئی مخصوص بیان شدہ معیار / طریق کار مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ ایسی تجاویز کا فیصلہ آبادیاتی خصوصیات، شاملات دیہہ کا رقبہ اور علاقے کی عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ محکمہ مال اس طرح کی معلومات کلکٹر سے جامع رپورٹ کی صورت میں حاصل کرتا ہے۔ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی دفعات (4)9 اور (1) 40 کے تحت محکمہ مال نئے موضع کا نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے۔

صوبہ میں بے نظیر دور حکومت میں مالکانہ حقوق دیئے گئے چکوک / قصبات کی تعداد اور قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

1160: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا ریونیو قوانین کے مطابق آبادی دیہہ زرعی کھال راستہ مفاد عامہ کا جو کہ متواتر عرصہ دراز سے عوام الناس کے زیر استعمال ہو محکمہ مال میں اس کی قانونی حیثیت کیا ہے کیا ایسے راستے کھال یا آبادی کو ختم کیا جا سکتا ہے ان کے متعلق قوانین کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) آبادی دیہہ۔ زرعی کھال و راستہ مفاد عامہ کے بارے میں رواجی قانون، قانون حق آسائش 1882 (Easements Act, 1882) واجب العرض (دیہی) (Village Administration Paper) نو آبادی شرائط 1938 (Colony Conditions of 1938) اور قانون مالیہ اراضی پنجاب 1967ء لاگو ہیں۔

محکمہ مال قانون مالیہ اراضی 1967 کے تحت ہر موضع کا رجسٹر حقداران زمین تیار کرتا ہے جس میں آبادی دیہہ کا علیحدہ کھیوٹ درج ہوتا ہے۔یعنی آبادی دیہہ مالک ہوتی ہے آبادی دیہہ کے علاوہ جو رقبہ زرعی کھال یا شارع عام پر مشتمل ہو اسے مالک کی کھیوٹ کے سامنے قسم زمین والے کالم کے نیچے غیر ممکن کھال یا غیر ممکن شارع عام یا راستہ جو بھی صورت ہو درج کیا جاتا ہے۔عام طور پر آبادی دیہہ یا زرعی کھالہ جات یا شارع عام یا راستہ کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ایسے راستہ جات یا زرعی کھالہ جات جو کہ کسی ہاؤسنگ کالونی میں آجاتے ہیں۔ان کے متبادل حکومت کو اس کالونی میں ایک علیحدہ بلاک میں پلاٹس دیئے جاتے ہیں۔

رحیم یار خان: چک نمبر 11اے تحصیل لیاقت پور میں بیوہ خاتون کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1168: محترمہ سنبل مالک حسین: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 11 اے تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں کھاتہ نمبر 10/1 کھتونی نمبر 28 مستطیل نمبر 14/379 کیلہ نمبر 1 تا 12 زرعی زمین ایک بیوہ عورت اور اس کے خاندان کے نام ہے مذکورہ رقبہ کب اور کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر چند بااثر افراد نے محکمہ کے ملازمین کے ساتھ مل کر بیوہ اور اس کے خاندان کو طاقت کے زور پر بیدخل کرنے کی کوشش کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کو بے شمار درخواستیں دینے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بیوہ خاتون کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بروئے ریکارڈ فرد تقسیم زرعی چک نمبر 11/A، تحصیل لیاقت پور، مستطیل نمبر 14/379، جلد نمبر 1 تا 12 برقبہ 96 کنال، کیلہ نمبر 13، برقبہ 4 کنال، کل میزان

100 کنال، عزیز احمد ولد اللہ یار، قوم کمبوہ کولوکل آبادکاری سکیم کے تحت بحکم مورخہ 26.05.1956، ڈپٹی کمشنر صاحب، رحیم یار خان الاٹ ہوا۔ الاٹی نے تحت 19 کالونی ایکٹ رقبہ متذکرہ بالا عام بحق عبدالغنی ولد عمردین، قوم آرائیں، سکنہ چک نمبر 151، تحصیل صادق آباد، بانہ کاشت فروخت کر دیا۔ عبدالغنی مذکور نے رقبہ متذکرہ 100 کنال کے حقوق ملکیت مورخہ 10.01.1974 کو حاصل کئے جس کا انتقال نمبر 64، مورخہ 16.03.1974 حقوق ملکیت بحق عبدالغنی مذکور منظور ہوا۔ بروئے انتقال نمبر 281، مورخہ 21.05.2001 عبدالغنی مذکور نے سالم رقبہ اپنے پسر حقیقی شہزاد ابو ظہبی کو تملیک زبانی کر دیا۔ شہزاد ابو ظہبی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 289، مورخہ 26.04.2002 سالم رقبہ اپنے والد حقیقی مذکور کو واپس تملیک زبانی کر دیا۔ عبدالغنی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 343، مورخہ 10.11.2005 سالم رقبہ متذکرہ اپنی زوجہ فضل بی بی کو تملیک زبانی کر دیا۔ فضل بی بی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 344، مورخہ 10.11.2005 سالم رقبہ میں سے 50 کنال اپنی دختر صائمہ بی بی کو تملیک زبانی کر دیا۔ بروئے رجسٹر حقداران زمین سال 11-2010 کھاتہ نمبر 14، کھتونی نمبر 28، کے خانہ ملکیت میں فضل بی بی وغیرہ متذکرہ اور خانہ کاشت میں شہزاد ابو ظہبی مزارعہ کا اندراج ہے۔ رجسٹر گرداوری میں بھی یہی اندراج ہے۔ اراضی متذکرہ کی بابت ایک دعویٰ تعمیل معاہدہ مختص بمقدمہ فرزانہ منیر بنام فضل بی بی وغیرہ عدالت سول جج صاحب فرسٹ کلاس لیاقت پور مورخہ 20.04.2019 کو دائر ہو کر زیر سماعت ہے۔ اورانسپکٹر SHO تھانہ تبسم شہید تحصیل لیاقت پور نے کارروائی زیر دفعہ 145 ض ف رقبہ متذکرہ کے لئے استغاثہ مرتب کر کے علاقہ مجسٹریٹ لیاقت پور کو مورخہ 11.05.2020 کو ارسال کر رکھا ہے۔ نقل متعلقہ ریکارڈ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رقبہ متذکرہ سال 1974 سے ملکیت مالک قرار پایا ہے محکمہ کے کسی بھی ملازم نے بیوہ اور اس کے خاندان کو کسی بھی فرد کے ساتھ مل کر بیدخل کرنے کی کوشش نہ کی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ بیوہ یا اس کے خاندان نے کوئی درخواست نہ دی ہے اگر کوئی درخواست گزاری گئی تو مطابق قانون / ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

(د) بیوہ خاتون کی جانب سے رقبہ متذکرہ کی کوئی درخواست زیر التواء نہ ہے اگر کوئی درخواست موصول ہوگی تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

گوجرانوالہ شہر اور پی پی۔55 میں سرکاری اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1193: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ شہر اور پی پی۔55 میں کتنی سرکاری اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ب) گوجرانوالہ شہر اور پی پی۔55 کی کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) اس میں سے کتنی اراضی پر دکانیں اور کمرشل و رہائشی عمارتیں ہیں؟

(د) کتنی اراضی دکانیں کن کن افراد کو لیز / پٹہ پر دی گئی ہیں ان سے سالانہ کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) گوجرانوالہ شہر پی پی۔55 میں سرکاری اراضی تقریباً 3 کنال 11 مرلہ ہے جس میں 01 کنال 08 مرلہ موضع میاں سانسی اور 02 کنال 03 مرلہ موضع نوشہرہ سانسی میں ہے۔

(ب) گوجرانوالہ شہر پی پی۔55 میں کسی بھی فرد نے ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا۔

(ج) موقع پر سرکاری اراضی خالی ہے۔

(د) موقع پر سرکاری اراضی خالی ہے اور کسی بھی فرد کو سرکاری اراضی لیز یا پٹہ پر دی گئی ہے اور نہ ہی کوئی سالانہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ہ) حکومت سرکاری اراضی پہلے ہی ناجائز قابضین سے واگزار کروا چکی ہے اور اب تک کسی بھی فرد نے ناجائز قبضہ نہ کیا ہے۔

پی ڈی ایم اے کی طرف سے مزید ڈی ایس این جی وینز
کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

1196: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پروانشل ڈایزسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس دو ڈی ایس این جی وین موجود ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے کہ تو کیا پروانشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی مزید ڈی ایس این جی وین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس دو عدد ڈی ایس این جی وین موجود ہیں۔

(ب) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی فی الحال مزید ڈی ایس این جی وین خریدنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

حلقہ پی پی۔281 تحصیل کروڑ لعل عیسن میں دریا کے کٹاؤ سے
بے گھر ہونے والوں کو گھر مہیا کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ PP-281 تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں river erosion کے حوالے سے حد سے زیادہ بستیاں، گورنمنٹ

انفراسٹرکچر یعنی جو سکول کے حوالے سے اور سڑکوں کے حوالے سے ہے، دریا برد ہو رہا ہے تو میں on the floor of the House یہ بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ ریکارڈ کی بات ہے جبکہ honorable Law Minister بھی تشریف فرما ہیں اور وزیر مال بھی تشریف فرما ہیں، تو میری یہ request ہو گی جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہمارے وزیر اعلیٰ بہت توجہ رکھتے ہیں لیکن میں اپنے حلقے کے حوالے سے پچھلے tenure میں بھی پانچ سال کئی بار گزارش کر چکا ہوں مگر وہاں پر اب حالات یہ ہو چکے ہیں کہ لوگ پہلے تو landless ہو چکے ہیں زمینیں ان کے پاس نہیں ہیں جبکہ اب تو ان کے پاس چھت بھی نہیں رہی یعنی دو تین بستیاں جن میں بستی راکھواں، بستی گنڈہ اور بستی مکوڑی صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں اور وہاں کے لوگوں کے رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے honorable Law Minister اور honorable Minister Revenue سے request کرتا ہوں کہ خدا کے لئے فوری طور پر ایک سروے ٹیم وہاں بھیجی جائے۔ پچھلی حکومت میں بھی میرے honorable colleague ہیں ملک احمد علی اولکھ صاحب نے بھی کوئی T walls وہاں پر بنوائی تھیں جنہیں protection T walls کہتے ہیں تو اس سے آگے نہیں بن سکیں اس لئے مہربانی کرکے اگر فوری طور پر ان کا تدارک نہ کیا گیا تو گورنمنٹ انفراسٹرکچر تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، شہاب الدین صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! شکریہ، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ خصوصی طور پر PP-281 کا جو میرا حلقہ ہے اس کا فوری visit کیا جائے اور وہاں دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے جو بربادی ہو رہی ہے یا لوگ بے گھر ہو رہے ہیں تو انہیں گھر مہیا کئے جائیں اور دریا کے کٹاؤ کو فوری روکا جائے۔

جناب چیئرمین! میں بڑی اہم بات کر رہا ہوں کہ دریا کا کٹاؤ ویسے تو ہوتا ہے لیکن اس وقت لیہ میں جو صورتحال ہے کہ اتنا hue and cry ہے وہاں احتجاج ہو چکے ہیں اور سڑکیں block ہو چکی ہیں تو میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا کہ آپ اس پر ruling دیں کہ کل ہی

وہاں پرExpert Committee جائے جو لوگوں کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے سروے کرے۔ میں اس پر rulingچاہوں گا آپ کی kindly میری یہ request ہو گی کہ کل ہی سیکرٹری اریگیشن اور فلڈ کمیشن کو وہاں پر بھیجا جائے اور آپ rulingدیں کہ لیہ میں جو river erosionہو رہی ہے اس کا فوری ازالہ کیا جائے۔Thank you very much

جناب چیئرمین: جی، منسٹر اریگیشن موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ honorable Law Ministerبیٹھے ہیں تو وہ اس پر جواب دیں جبکہ میں اس پر آپ کی ruling بھی چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ اس وقت اریگیشن منسٹر موجود نہیں ہیں تو میں خود ذاتی طور پر بھی ان سے بات کرلوں گا اور ہمارے جو Government officials اس وقت گیلری میں موجود ہیں تو میں ان سے بھی کہوں گا کہ یہ بات وہ منسٹر صاحب تک اور سیکرٹری اریگیشن تک بھی پہنچائیں اور انشاء اللہ سروے immediately کروایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سروے معزز ممبر کی موجودگی میں کروایا جائے تاکہ یہ اپنے علاقے کی نشان دہی کر سکیں اور سروے کی رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کر دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! شکریہ، میں معذرت کے ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ یہ جنوبی پنجاب کا مسئلہ جو ہے ناں اور آپ بھی ماشاءاللہ جنوبی پنجاب سے ہیں تو یہاں پر ہماری بیوروکریسی میں جو "بابو" بیٹھے ہوئے ہیں ناں، میں ان کو "نوکر شاہی" کہتا تھا۔ پہلے بھی پچھلے پانچ سالوں میں کہتا تھا اور اب بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ لوگ اس طرف توجہ نہیں دے رہے تو خدا کے لئے، خدا کے لئے میں آپ سے request کروں گا کہ اس مسئلے کے حوالے سے آپ اپنی rulingدیں کہ within weekاس پر عمل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی rulingچاہتاہوں اور میں لاء منسٹر صاحب کے جواب سے satisfied نہیں ہوں۔ میں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ اس حوالے سے میں حکومتی بنچز پر ہوں اور اگر مجھے اپنی پارلیمانی سیکرٹری کی سیٹ اور اپنے عہدے سے استعفیٰ بھی دینا پڑا تو میں یہ گوارہ نہیں کروں گا کہ میرے حلقے کے لوگ بے گھر ہوں، بے زمین ہوں اور ان کا پُرسان حال کوئی نہ ہو۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شہاب الدین خان صاحب! منسٹر صاحب کی طرف سے assurance آگئی ہے اور انشاءاللہ آپ بھی ان سے بات کرلیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

معزز ممبر اسمبلی پر ڈپٹی کمشنرز کی طرف سے فیصل آباد، شیخوپورہ اور لاہور میں داخلے کی پابندی کا عائد کیا جانا

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے اس ایوان میں تقریباً تین سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور سارے میرے colleagues ہیں جن میں پیپلز پارٹی کے دوست، پاکستان تحریک انصاف کے یا مسلم لیگ(ق) کے دوست ہوں تو میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ میں غیر ضروری بات اس ہاؤس میں نہ کروں۔ ہم جب بھی بات کرتے ہیں تو یہاں غریبوں کی بات ہوتی ہے، علاقے کی محرومیوں کے ازالے کی بات ہوتی ہے۔ میں بڑے دکھ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر Question Hour جس کو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ایجنڈے کا حصہ سمجھا جاتا ہے تو مجھے ان تین سالوں میں 97 فیصد سے زیادہ اپنے پوچھے گئے سوالات کے جوابات میں مایوسی ہوئی ہے اور میں بڑی وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو طریق کار اس وقت ہم نے جاری رکھا ہوا ہے، اگر یہی طریقہ ہے تو شاید پھر ہمیں اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میں اپنی ذات کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر کس لئے آتے ہیں؟ میں نے 70 ہزار ووٹ لئے ہیں، ہم یہاں پر اپنے علاقے کے لوگوں کی بات کرنے کے لئے آتے ہیں، ہم یہاں پر اپنے علاقے میں محرومیوں سے گزرنے والے دن اور رات جو لوگوں کے ہیں ان کو بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ میرے ہاتھ میں آپ کے پنجاب کے

دس ڈپٹی کمشنروں کے نکالے گئے orders کی فائل ہے۔ جھنگ سے جب میں لاہور آتا ہوں تو راستے میں گوجرہ آتا ہے، فیصل آباد آتا ہے اور شیخوپورہ آتا ہے۔ میرے والد صاحب کی شہادت اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں جاتے ہوئے ہوئی تھی تو ان کی برسی عرصہ 20 سال سے میں اسلام آباد کے آبپارہ ہاکی گراؤنڈ میں مناتا ہوں۔ جھنگ سے لے کر لاہور تک اور لاہور سے لے کر اسلام آباد تک جتنے بھی درمیان میں اضلاع آتے ہیں، ان تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے میرے اوپر اپنے ضلع کے اندر دو، دو مہینے کی داخلہ کی پابندی لگائی ہوئی ہے۔ مجھے بتائیں کہ اگر ایک منتخب نمائندے کے ساتھ ہمارے پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں نے یہی سب کچھ کرنا ہے تو یہاں محترم وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں آج فیصل آباد، شیخوپورہ اور لاہور پر اپنے اوپر لگنے والی پابندی کو توڑ کر آیا ہوں مجھے یہیں پر arrest کریں اور جیل بھیج دیں۔ ایک طرف تو آپ ہمیں ان کمیٹیوں کا حصہ بناتے ہیں جس میں آپ کہتے ہیں کہ ہم نے حمزہ شہباز صاحب کے Production Order جاری کر کے جیل سے لے کر آنا ہے، ہم نے سبطین صاحب کو جیل سے لے کر آنا ہے اور دوسری طرف آپ کے دس دس ڈپٹی کمشنرز مجھ پر ضلع کی پابندیاں لگاتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں ان دس ڈپٹی کمشنرز کے خلاف تحریک استحاق پیش کرنا چاہتا ہوں یہ میرا حق ہے اور پورے ہاؤس کی مجھے تائید حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل تحریک استحقاق لے آئیں۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اور لاء منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اجلاس شروع ہونے سے پہلے معزز رکن نے میرے ساتھ بات کی تھی اور میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی بلکہ میں نے تو ان کو یہ کہا تھا کہ یہ فائل مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو verify کروا لوں، اس کو

assess کر لوں اور اس بات کا پتا چلا لوں کہ کون کون سے ڈپٹی کمشنر صاحبان نے یہ آرڈرز جاری کئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں یہ ہمارے لئے محترم ہیں اور اس اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔ اگر اس قسم کا کوئی غلط آرڈر ہوا ہو گا تو اِنشاء اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

تحاریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: اِنشاء اللہ۔ بہت شکریہ۔ چودھری علی اختر صاحب مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب علی اختر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,21,24,25 بابت سال 2019- تحریک استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020۔ تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,21,24,25 بابت سال 2019- تحریک استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020۔ تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24 بابت سال

2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1,6,11,17,20,21,24,25 بابت سال 2019- تحریک استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020۔ تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: میں نے حسن مرتضیٰ صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! میرے علاقہ کے لوگوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ تھوڑی دیر پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے سن۔ زوہیب ملک صاحب گل کر رہے سن تے اوہناں دے لہجے وچ تلخی سی۔ اسّیں چیئر دا انتہائی احترام کرنے آں، اسّیں کسی وی صورت وچ ایہدا تقدس پامال نئی کر سکدے لیکن حالات ایسے نیں کہ اگر تسّی لہجے وچ کوئی تلخی محسوس کر دے تے اوہ قطعاً تہاڈے خلاف یا کسے وی محترم منسٹر دے خلاف نئی ہوندی۔ سوسائٹی دے اندر ساڈے نال ایس طرح ہو رہی اے تے فیر ساڈے کولوں وی ایس طرح دی گل ہو جاندی اے، اسّیں دانستہ طور تے گل نئی کر دے۔ تہاڈا احترام ساڈے تے واجب اے اور انشاءاللہ ایہہ رہوے گا۔

جناب چیئرمین! میں اج گھر توں نکل ریاں ساں، پیپلز پارٹی ماڈل ٹاؤن آفس توں مینوں فون آیا کہ ایتھے کافی سارے لوگ آئے نے تے تسّی ایتھے آؤ۔ میں اوتھے گیا تے اوتھے ہزاراں

دی تعداد وچ اوہ لوگ موجود سن۔ کوئی مبالغہ آرائی نئیں اے، ایس طرح دی کوئی گل نئیں اے کہ میں اوہناں لوکاں دے سر تے پنجاب حکومت ڈھا دینی اے۔ اوہ لوگ رکشے آلے سن، اوہ LPG آلے سن، اوہ طلباء سن، اوہ چھوٹے چھوٹے بچے سن۔ اوہناں دی ڈیمانڈ اے سی کہ ساڈے کول روٹی کوئی نئیں، ساڈے کول علاج کوئی نئیں، LPG دے سلنڈرز جیہڑے رکشیاں دے وچ نیں اوڈی سی صاحبان زبردستی لاہ رہے نیں۔ حکومت اک وعدہ کردی اے کہ اسّیں LTC دے ذریعے ایتھے ہزاراں دی تعداد وچ بساں لے آواں گے، روٹس تے بسّاں چلّن گیاں تے بہتر سواری مہیا ہووے گی۔ میرا خیال اے کہ کوئی چار سو بس پورے لاہور لئی آئی ہوئی اے۔ ہن اوہ اپنی ضروریات کس طرح پوریاں کر سکدے نیں؟ لوگ روزی کمان توں تنگ نیں، آئے دن مہنگائی ودھدی جارہی اے، سرتوڑ مہنگائی اے۔ اج توں اٹھاراں مہینے پہلے LPG دا ریٹ 80 روپے سی اور اج اوہدا ریٹ 200 روپے کلو ہو گیا اے۔ کوئی پچھن والا نئیں اے، کوئی روکن والا نئیں اے۔ پرسوں وزیر خزانہ نے آکھیا کہ اسّیں نوٹس لواں گے۔ اوہناں نے نوٹس لیا تے کل 15 روپے فیر گھیو مہنگا ہو گیا اے۔

جناب چیئرمین! اسّیں بول بول کے وی تھک گئے آں۔ مینوں سمجھ نئیں آندی کہ حکومت کر کون رہیا اے؟ کوئی حکومت ناں دی شے نظر نئیں آندی۔ میں اج بڑی تلخی ویکھ کے آیاں، میں اوہناں نال وعدہ کر کے آیا آں کہ میں تہاڈی گل ضرور کراں گا۔ حلفاً گل اے کہ میری کسے نال کوئی قدغن نئیں اے۔ تسّیں کاشتکار او مینوں دسّوں کہ DAP دی بوری 6500 روپے وچ وارا کھاندی اے؟ 6500 روپے دی DAP دی بوری ہو گئی اے اگر حکومت نوں آکھیا جاندا اے تے اوہ کہندی اے کہ اے امپورٹ ہوئی اے اسّیں اوہندا کی کریئے؟ سوئی گیس تے امپورٹ نئی ہوئی اے، سوئی گیس وی مہنگی کیتی جاندے نیں۔ پہلے بجلی دا یونٹ 4 روپے ملدا سی تسّی کہیا کہ راجہ پرویز اشرف چور اے۔ ہن تے 28 روپے دا یونٹ ہو گیا اے، میں ہن چور کینوں آکھاں؟

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مینوں بولن دیو میرے بولن نال کی فرق پے جاناں اے؟ 3 سال تک حکومت دے کن تے جوں نئیں رینگی ہن حکومت نوں کی ہو جانا اے؟ میں سکول مافیا

دے بارے کھپ کھپ کے مر گیا کہ سکول مافیا لٹی جا ریا اے۔ کوئی آدمی پرائیویٹ سکول مافیا نوں ہتھ پان نوں تیار نئیں۔

جناب چیئرمین: کافی عرصے بعد اجلاس آیا ہے اس لئے آپ کی انرجی کافی charged ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: میں بڑے احترام نال عرض کر ریاں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: لاء منسٹر صاحب! مینوں اجازت ہے کہ میں گل کر لواں؟ تہاڈا اے وعدہ اے کہ گھبرانا نئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ چیئر سے مخاطب ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: میں چیئر نال تے بولن دی اجازت لواں گا مگر گھبراون دی اجازت ایتھوں لے ریاں۔ ہن اسیں گھبرا لویئے؟ 3 سال سانوں سنندے ہو گئے نے کہ گھبرانا نئیں۔ ہن اسیں کی کریئے، گھبرایئے ناں تے مر جاویئے؟ گھبراناں تے بنداا اے؟

جناب چیئرمین! حکومت وی آکھ رئی اے کہ گھبرانا بنداا اے۔ میرا خیال اے کہ تہاڈا سنن دا موڈ نئیں اے۔ میں تہاڈے احترام وچ بین لگیاں ورنہ ساری قوم خدا دی قسمے پریشان اے۔ میں اپنے آپ نوں اوہناں دا جوابدہ سمجھناں واں تسیں سمجھو یا نہ سمجھو۔ بہت شکریہ۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ یہ زیرو آور نوٹس نمبر 499 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے حوالے سے تھا۔ یہ پیش ہو چکا ہے اس کا جواب آنا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے تو محمود الرشید تھے اب میرا خیال ہے کہ ان کی جگہ اسد کھوکھر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ موجود ہیں تو وہ جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 510 آغا علی حیدر کا ہے۔ ملک صاحب کو اس کی کاپی دے دیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت (۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب چیئرمین! اس سلسلے میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو ننکانہ صاحب سے رپورٹ مانگی گئی اور جو انہوں نے ہاؤسنگ سوسائٹیز mention کی ہیں۔ ان کے انتقالات اور ان کی purchase and sale پر پابندی لگا دی گئی ہے اور متعلقہ سب رجسٹرار آفس اور لینڈ ریکارڈ سنٹر پر بھی یہ اشتہار چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ باقی جو ہم نے اگلا سارا ریکارڈ دیکھا ہے تو متعدد رجسٹرڈ حقداران 2010 اور 2011 میں، یہ عبد اللہ ہاؤسنگ سوسائٹی اور ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی ہے، اسی طرح دوسرا رقبہ جو ہے یہ عبدالرزاق خان وغیرہ کے نام انتقال ہوا تھا اور یہ تہہ خوائی سکیم کے تحت رقبہ ان کے نام ہوا تھا 1971 میں غلطی سے دوبارہ یہ رقبہ صوبائی حکومت کے نام ہو گیا اور اب اس وقت یہ لوگوں عبدالرزاق وغیرہ نے ADCR ننکانہ کے سامنے اپنی ایک اپیل پیش کی ہوئی ہے وہ کیس چل رہا ہے جونہی اس کا فیصلہ ہو گا ان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آ گیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور محکمہ محنت وانسانی وسائل سے متعلقہ ہے اور اس کے وزیر جناب عنصر مجید نیازی صاحب ہے۔ یہ بڑے عرصے کے notices ہیں لاء منسٹر صاحب! Please ensure the honourable Ministers should answer to the Assembly

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! جی۔ تمام منسٹر صاحبان کو convey کریں گے۔۔۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ منسٹر صاحب کی بڑی important بات ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! لوگوں کے گھر گرائے جا رہے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: جی، Order in the House. Please order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میری استدعا یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں لیکن اب چونکہ آپ نے ایک بزنس take up کیا ہوا ہے تو آپ پہلے اس کو dispose of فرمالیں پھر بیشک یہ بات کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاءاللہ تعالیٰ تمام concerned Ministers کو convey کیا جائے گا کہ next Zero Hour کا جو دن ہو اس دن آ کر وہ اپنے Notices کا جواب دیں۔

جناب چیئر مین: لہٰذا یہ زیرو آر نوٹس نمبر 515 جو pending کیا جاتا ہے اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 543 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات نے جواب دینا ہے۔ جی، سردار صاحب!

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، thank you very much میں نے بزنس take up کرنا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! میں عوام کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! ان کی بات سن لیں۔ وہ اہم issue take up کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ان کے سفارشی ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں،

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! ان کے گھر گرائے جارہے ہیں، ان کی کالونی گرائی جارہی ہے---

جناب چیئرمین: جی، آپ بھی بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب جواب دے لیں اس کے بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔ جی، .order in the House سردار محمد آصف نکئی صاحب! آپ بات کریں۔

ماموں کانجن سٹی میں سیم نالہ پر پل کی مرمت کا مطالبہ (---جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب چیئرمین! جو میرے فاضل دوست نے سوال کیا ہے تو 1976 میں یہ پل اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے بنایا تھا اور یہ درست فرما رہے ہیں اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے، کافی خراب ہے اور کافی خطرناک ہے۔ اس کا کوئی 25 ملین روپے کا تخمینہ بنا ہے وہ ہم نے گورنمنٹ یعنی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھ کر بھیج دیا تو جیسے ہی فنڈز موصول ہوتے ہیں ان کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آچکا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک صاحب کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلقہ ہے منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 546 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ساہیوال ڈویژن میں دن دیہاڑے ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! زیرو آر نوٹس نمبر 546، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت اضافہ ہو چکا ہے ہے ڈاکوں دن دیہاڑے دیدہ دلیری سے وارداتیں کر رہے ہیں۔ گزشتہ روز رینالہ خورد میں تھانہ سٹی کی حدود میں ایک ہی دن میں ڈکیتی کی تین وارداتیں ہوئی ہیں اس کے علاوہ ساہیوال شہر کے بارونق بازار دیپالپور بازار میں دن دیہاڑے ڈکیتی

کی واردات ہوئی۔ جدید اسلحہ سے لیس 2 موٹر سائیکل سوار ڈاکو بنی بٹ نامی تاجر سے 4 لاکھ روپے سے زائد رقم لوٹ کر فرار ہوگئے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں معزز رکن کی اس بات سے اختلاف کروں گا کہ انہوں نے فرمایا کہ ساہیوال میں ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے اگر اس کو comparatively دیکھا جائے تو گزشتہ سال 2020 اسی corresponding period میں 14 کیسز رپورٹ ہوئے تھے جن میں سے 10 کیسز چالان کئے گئے، 37 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور تقریباً 7 کروڑ، 90 لاکھ، 9 ہزار اور 9 سو روپے کی recovery بھی کی گئی جبکہ 2021 میں صرف 11 کیسز رپورٹ ہوئے جن میں سے 9 چالان ہوئے، 47 ملزمان گرفتار ہوئے اور تقریباً 24 کروڑ روپے اس کی recovery بھی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر figures کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس میں کمی آئی ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہوا۔ جہاں تک معزز رکن کا یہ فرمانا کہ ایک جو واقعہ ہوا میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعتاً یہ واقعہ ہوا ہے اور اس کا مقدمہ نمبر 244/21 مورخہ 21-07-11 بجرم 392 تھانہ سٹی ساہیوال میں درج کیا جا چکا ہے۔ اس میں ہم نے Geofencing بھی کروائی ہے اور کچھ لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا ہے ہمیں وہاں موقع سے کچھ نمونے اور fingerprints بھی ملے ہیں اور ان کو ہم نے forensic lab میں بھجوایا ہوا ہے جیسے ہی ہمیں وہاں سے رپورٹ موصول ہوگی اس کا تعین کیا جائے گا کہ کیا یہ fingerprints ان لوگوں سے ملتے ہیں جن کو شامل تفتیش کیا گیا ہے تو اس کی تسلی کرنے کے بعد ملزموں کو گرفتار کر کے باقاعدہ عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔ ہمیں صرف رپورٹ کا انتظار ہے جیسے ہی رپورٹ ملتی ہے انشاءاللہ تعالیٰ مزید اس میں آگے پیشرفت ہوگی۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آگیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 549 چودھری مظہر اقبال کا ہے not present, disposed of اگلا زیرو آر نمبر 556 جناب صہیب احمد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان کے ڈرین ڈسپوزل پمپ کی خرابی

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان ڈرین ڈسپوزل پمپ کی موٹر کافی عرصے سے خراب ہے۔ سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے بجلی کے میٹر کا کنکشن بھی ستمبر 2020 میں کاٹ دیا گیا ہے اور موٹر خراب ہونے کے باوجود ماہانہ ڈیزل کی مد میں 3 لاکھ روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔ پھلروان شہر میں پانی کی سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے دشواری کا سامنا ہے۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین! بولنے کی اجازت ہے۔

جناب چیئر مین: جی، please بول لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! Honourable Parliamentary Secretary بیٹھے ہوئے ہیں۔ He was very kind چونکہ یہ زیرو آر نوٹس پرانا ہے تو انہوں نے میرا مسئلہ solve کر دیا تھا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے کوئی comments دینا چاہتے ہیں تو I will be very grateful. Thank you sir.

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں وہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئر مین! ملک صاحب سے میری ملاقات ہوگئی تھی تو میں نے ان کو یقین دلایا اور میرے خیال میں ان کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے یہ اپنے حلقے میں کافی active ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ کوئی مزید problem ہو گی تو میں دوبارہ رابطے میں رہوں

گا۔ یہ پہلے پبلک ہیلتھ کے under تھا جس کی وجہ سے کچھ معاملات چلتے رہتے تھے لیکن جب سے ہمارے محکمے نے handover کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو تکلیف نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی، assurance آ گئی ہے۔ اس زیرو آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ جی، ناصر محمود صاحب!

حلقہ پی پی۔27 جہلم تحصیل پنڈ دادنخان کے متعدد دیہاتوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہونا

جناب ناصر محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی۔27 (جہلم) تحصیل پنڈ دادنخان کے مختلف گاؤں للہ، ٹوبہ، گولپور، سروبہ، کوڑا، چوران اور پہاڑی کے ساتھ ساتھ ڈیرہ جات اور ڈھوکوں میں بڑی تعداد میں لوگ رہائش پذیر ہیں جہاں پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ موسم گرما میں انسان اور جانور ایک ہی گھاٹ سے پانی پینے پر مجبور ہیں۔ ان دنوں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے جوہڑ بھی خشک ہو گئے ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد علی تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب ناصر محمود آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب ناصر محمود: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے آپ اسے pending فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آرنوٹس نمبر 557 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے محلوں اور شاہراؤں پر پانی کھڑا ہونے سے لوگوں کا کروڑوں کا نقصان

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ یکم اگست 2021 ٹی وی چینل PNN اور دیگر چینلز کی خبروں کے مطابق فیصل آباد بارش نے تمام شہر میں جھل تھل کر دیا۔ شہر کی تمام گلیاں، محلوں اور شاہراہوں خاص کر عبداللہ پور کی مین شاہراہ پر دو سے تین فٹ پانی کھڑا ہو گیا جس سے ہر قسم کی ٹریفک پانی میں پھنس گئی۔ لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد علی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہٰذا آپ نے اگر بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب متعلقہ منسٹر ہی موجود نہیں ہیں تو میں بات کر کے کیا کروں گا؟ آپ اس زیرو آر کو pending فرما دیں۔ جب متعلقہ منسٹر تشریف لائیں تو اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 566 ہے یہ چودھری وقار احمد چیمہ، جناب محمد ارشد ملک دونوں کی طرف سے زیرو آر نوٹس ہے۔

گوجرانوالہ میں بیکن ہاؤس سکول و دیگر اداروں اور فیکٹریوں کا استعمال شدہ پانی بور کے ذریعے زمین میں ڈالنے سے عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں بیکن ہاؤس سکول لوہیانوالہ بائی پاس اور دیگر اداروں، فیکٹریوں / کارخانوں کا used پانی غیر قانونی بور کر کے زمین میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس

گندے پانی کی وجہ سے زیر زمین میٹھا پانی بھی زہر آلودہ ہو گیا ہے اس وجہ سے عوام بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان تشریف نہیں رکھتے۔ لہٰذا آپ نے اگر بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیں جس دن منسٹر صاحب تشریف فرما ہوں گے اُسی دن اس پر بات بھی ہو جائے گی اور جواب بھی آ جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 567 جناب محمد معظم شیر، محترمہ ساجدہ بیگم دونوں کی طرف سے ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! یہ معاملہ تو اب it's not alive تو میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر پر میں آپ کو بعد میں اجازت دے دوں گا بزنس ختم ہو لینے دیں میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دوں گا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! اگر آپ کا وعدہ ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اب آپ نے اس کو پڑھنا ہے تو پڑھ لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! This issue is not alive, this issue is dead now. اس پر کمیٹی بن گئی یہ معاملہ حل ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ ساجدہ بیگم آپ نے اس کو پڑھنا ہے؟

آر ایچ سی میٹھا ٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار

محترمہ ساجدہ بیگم: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آر ایچ سی میٹھا ٹوانہ ضلع خوشاب میں اڑھائی ماہ کے بچے کو حفاظتی انجکشن لگنے سے اس کے دماغ کی نس

پھٹ گئی اور مورخہ 4۔ اگست 2021 کو بچہ وفات پا گیا۔ انجکشن لگانے کے فوراً بعد CEO ہیلتھ خوشاب نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر خوشاب سے انکوائری کروائی اور ذمہ داران ڈاکٹرز صاحبان کو بری الذمہ قرار دے دیا گیا۔ اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر تشریف فرما نہیں ہیں لیکن اگر آپ نے اس پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! اس میں یہ ہوا ہے کہ اڑھائی ماہ کا بچہ ہے اُس کو انجکشن لگایا جاتا ہے چوں کہ جو untrained health workers ہوتی ہیں تو انہوں نے جب بچے کو انجکشن لگایا تو انجکشن انہوں نے غلط لگا دیا تو جب والدین بچے کو گھر لے کر جاتے ہیں تو رات کا ٹائم تھا جب بچہ صبح کو اُٹھتا ہے تو سارا pamper blood کے ساتھ بھرا ہوا ہوتا ہے تو اُس کی والدہ اُس کو لے کر ہسپتال میں جاتی ہیں تو ڈاکٹرز انہیں کہتی ہیں کہ بچے کو گھر لے کر جائیں اس کو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کریں یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن بچے کا blood بہت زیادہ ضائع ہو چکا تھا تو infection کی وجہ سے اُس کو بہت زیادہ temperature تھا بچے کو فیصل آباد میں شفٹ کر دیا جاتا ہے جہاں پر کچھ دنوں کے بعد اُس بچے کی death ہو جاتی ہے۔ اس میں محکمہ کی یہ نا اہلی ہے کہ فوری طور دو دن میں انکوائری کر کے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹرز کی غلطی نہیں ہے تو میں سمجھتی کہ اُس میں ماں کی تکلیف کو سمجھا جائے جس ماں کا بچہ untrained health worker کے انجکشن کی وجہ سے وفات پا گیا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اس زیرو آر نوٹس نمبر 567 کو pending کیا جاتا ہے وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر محترمہ یاسمین راشد صاحبہ اس کا جواب دیں گی۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 572 ہے یہ سید عثمان محمود کی طرف سے ہے تشریف فرما نہیں ہیں یہ زیرو آر نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 585 جناب محمد طاہر پرویز کی طرف سے ہے یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے متعلقہ ہے۔ جی جناب محمد طاہر پرویز!

صوبہ بھر کے ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بطور سب انجنئیر ترقی دینے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں 2007 میں ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بی ایس 11 میں بھرتی کیا گیا ان کو بطور سب انجینئر پرموٹ کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کر دی گئی جس کی وزیر اعلیٰ صاحب نے منظوری فرمادی۔ بعد ازاں محکمہ نے ایک سٹیئرنگ کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے ٹیکنیکل سیکرٹری کو سب انجینئر پرموٹ کرنے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ جملہ ملازمین نے سٹیئرنگ کمیٹی کے فیصلہ پر عملدرآمد نہ ہونے کی بناء پر لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا جس پر معزز عدالت نے بھی ملازمین کے حق میں فیصلہ دیا کہ ان ٹیکنیکل سیکرٹریز کو سب انجینئر بنایا جائے اس پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب تو تشریف فرما نہیں ہیں آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی موجود ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ بہت سارے لوگ ہیں سینکڑوں کی تعداد میں جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ 2007 کا معاملہ ہے جب یہ نوکری پر لگے تھے 2007 سے لے کر آج 2021 ہے اب 2021 تک مجھے بتائیں کہ جو ملازم ایک ہی rank میں کام کرے گا اُس کی تنخواہ کے issues ہوں گے، اُس کی رہائش کے issues ہوں گے، اُس کے باقی معاملات کے issues ہوں گے اُس کی ساری فیملی suffer کر رہی ہو گی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے آفس سے سمری بن کر approve ہونے کے بعد اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی آ گئی اور اس کے بعد بھی جب اس پر implement نہیں ہو سکا تو پھر لوگ ہائی کورٹ چلے گئے اور معزز لاہور ہائی کورٹ نے بھی ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مجھے بتائیں کہ یہ کیوں تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں، جب پاکستان کا قانون آپ کو یہ اجازت دے رہا ہے تو پھر یہ کون لوگ ہیں جو اس کام میں رخنے ڈال

رہے ہیں؟ میرے خیال میں یہ لوگوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے لہٰذا میری پارلیمانی سیکرٹری، منسٹر لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ان لوگوں کی promotion کے orders within week جاری کریں۔ آپ دیکھیں کہ جب وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے اس کو approve کر دیا ہے اور اس کے علاوہ پھر آپ کو ایک legal cover مل گیا کہ لاہور ہائی کورٹ نے بھی اس حوالے سے آرڈر کر دیئے ہیں لیکن پھر بھی اب تک یہ معاملہ لٹکا ہوا ہے۔ مجھے یہ ensure کریں کہ یہ کتنے دنوں میں ان کو اگلے گریڈ میں promote کر کے orders House میں پیش کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ نے 2007 میں پورے صوبے میں یونین سیکرٹری ٹیکنیکل بی ایس۔11 میں بھرتے کئے تو یہ ہمارے معزز ممبر بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں یہ پورا جواب پڑھ کے سنا دیتا ہوں لیکن مجھے جو جواب پڑھ کے سمجھ آئی ہے اس کے مطابق یہ کیس سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی Absorption Committee کو بھیجا گیا ہے۔ اس کمیٹی نے اس کیس پر کافی اعتراضات لگا کر کیس ہمیں واپس بھیجا۔ ہم نے دوبارہ ان کے Divisional Director کو چٹھی لکھی اور اس کمیٹی کو دوبارہ لکھا کہ ان اعتراضات کو ختم کر کے کیس ہمیں واپس بھیجا جائے۔ میں دوبارہ اس کیس کو check کر لیتا ہوں یہاں پر ہمارے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں اگر یہ کیس سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے واپس ہمارے محکمے میں آگیا ہے تو 2007 definitely سے لے کر اب 2021 ہے تو اس لحاظ سے ان کو کافی عرصہ ہو گیا ہے ان کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اگر ان کا کیس ابھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑا ہے تو ہم یہ کریں گے کہ ہم ان کو دوبارہ reminder دیتے ہیں کہ آپ یہ case positive way میں ہماری طرف move کریں تاکہ ہم اس پر implement کریں۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آرنوٹس نمبر 585 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 599 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ماموں کانجن کے ابراہیم ہسپتال اور طارق کالونی میں واپڈا کے ریٹائرڈ ملازم کے گھر پر ڈکیتی کی واردات

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پی پی۔ 104 ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) مورخہ 30 اگست 2021 کو محمد ارشد نامی شہری نے بنک سے ساڑھے چار لاکھ روپے لے کر جب مین سڑک پر آیا تو ڈاکوؤں نے اس کا پیچھا کیا وہ ابراہیم ہسپتال ماموں کانجن میں داخل ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے ہسپتال میں داخل ہو کر فائرنگ کی اور رقم لے کر فرار ہو گئے۔ 31 اگست 2021 کو طارق کالونی ماموں کانجن واپڈا کے ایک ریٹائرڈ ملازم محمد جاوید کے گھر ڈکیتی ہوئی جس میں 4 لاکھ روپے اور 6 تولے سونا لے کر فرار ہو گئے۔ اسی طرح کی وارداتیں اور راہزنی کے واقعات معول بن چکے ہیں جس کی وجہ سے عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کرلیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ میرا حلقہ اس وقت ڈاکوؤں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ آپ یقین کریں کہ ڈکیتی، راہزنی اور چوری کی وارداتیں معول بن چکی ہیں۔ میں صرف لاء منسٹر صاحب سے دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ ہمارے ضلع کے افسران کو سختی سے کہیں کہ خدارا وہ اس مسئلے پر سخت ایکشن لیں اور اگر کوئی ملزم پکڑا جائے تو اس کو کم از کم قرار واقعی سزا ملنی چاہئے۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ماموں کانجن ٹاؤن کمیٹی جو کہ 40ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے وہاں پر اگر ڈولفن فورس کا قیام ہو جائے تو کم از کم عوام کو تحفظ مل جائے گا۔ یہ میری دو گزارشات ہیں مجھے امید ہے کہ لاء منسٹر صاحب ان پر خصوصی شفقت فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئرمین! دو مختلف واقعات ہیں جن کے متعلق معزز رکن نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے اور دونوں ہی درست ہیں۔ ان دونوں مقدمات کی FIRs درج کی جاچکی ہیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ دونوں مقدمات میں جو FIRs درج کی گئی ہیں وہ نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی ہیں اور کسی خاص شخص کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ پہلا مقدمہ نمبر 484 مورخہ 21-08-31 کو درج ہوا۔ اس مقدمے میں جس طرح معزز رکن نے خود بھی فرمایا ہے کہ ہماری کافی پیش رفت ہو چکی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد ملزمان گرفتار ہو جائیں گے کیونکہ CDR کی مدد سے ہم نے اس پر کافی کام کیا ہے لہٰذا جلد ملزمان گرفتار ہو جائیں گے۔

دوسرا مقدمہ نمبر 490 مورخہ 21-09-1 کو درج ہوا ہے اور اس کی صرف ہمیں فرانزک لیب سے رپورٹ آنی ہے جو کہ ہم نے مورخہ 2021-09-1 کو بھیجی ہے تو اس میں تھوڑا سا وقت لگ جاتا ہے جیسے ہی ہمیں رپورٹ موصول ہو گی انشاءاللہ تعالیٰ دوسرے مقدمے میں بھی پیش رفت ہو گی۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ان دونوں مقدمات کی تفتیش مکمل کرنے کے بعد یک سو کر کے عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

تیسرا جو انہوں نے مقامی افسران کے متعلق فرمایا ہے تو میں ذاتی طور پر معزز رکن سے یہ عرض کروں گا کہ آج ہی انشاءاللہ تعالیٰ میں متعلقہ ڈی پی او سے کہوں گا کہ وہ ان سے خود رابطہ بھی کریں گے اور اس علاقے میں چوری کی وارداتیں کیوں ہو رہی ہیں اس حوالے سے ensure بھی کریں گے۔ جہاں تک ڈولفن فورس کی تعیناتی کا تعلق ہے اس میں گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہے اور ہمارے پاس وسائل کی کمی اور فورس کی کمی کی وجہ سے شاید ممکن نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود

میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم چیک کر لیتے ہیں اگر وسائل نے اور نفری نے اجازت دی تو وہ بھی تعینات کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس نمبر 599 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دینے ہی والا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ہم نے صرف دو یا تین Bills lay کرنے ہیں اس کے بعد ہم معزز رکن کی پوری بات سنیں گے اور ان کی بات کا تسلی کے ساتھ جواب بھی دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! معزز رکن کو بس دو منٹ بات کر لینے دیں ان کی بات بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، معظم صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! ہم اور یہ معزز ایوان ہر سال ہمارے فلسطینی اور کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کیوں اظہار یکجہتی کرتے ہیں کیونکہ وہ غریب اور مظلوم ہیں ان کے گھروں کو اور ان کے کاروباری مراکز کو bulldozers and cranes کے ساتھ گرایا جاتا ہے یہ کام وہاں کے یہودی کرتے ہیں اور یہاں پر ہندو بنیے کرتے ہیں۔ میری تحصیل نور پور تھل میں محلہ اسلام پورہ، محلہ بھگیاں والا اور محلہ پچوڑاں والا یہ تین محلے ہیں جہاں کے مکین پچھلے پچاس سال سے آباد ہیں انہوں نے وہاں پر رقبے خرید کر اپنے گھر اور دکانیں بنائی ہیں وہ غریب لوگ ہیں ان کی کوئی تیسری یا چوتھی نسل وہاں پر بیٹھی ہوئی ہے ایک

کورٹ کیس کی وجہ سے یہ رقبہ واپس بحق سرکار چلا گیا۔ میں خود اس حوالے سے SMBR کے پاس گیا۔ There is an existing policy for such circumstances کہ جہاں پر رقبہ لوگوں نے خریدا ہوا ہے evacuee property ہے وہ مارکیٹ ریٹ پر ان کو دے دی جائے گی لیکن پرسوں وہاں پر کرین اور بلڈوزر بھیج کر۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی! جناب محمد معظم شیر۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! under the law and policy ان لوگوں کا right ہے کہ ان کو First right of refusal دیا جائے اور وہ لوگ مارکیٹ ریٹ پر خریدنے کو تیار ہیں لیکن وہاں کی ضلعی انتظامیہ بے بس اور مجبور ہو چکی ہے۔ میں خود ان سے ملا ہوں They agree with me وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ حق ملنا چاہئے کہ یہ اپنی دکانیں اور گھر خرید لیں لیکن وہاں جو حکومتی اراکین ہیں وہ ان غریب لوگوں کے گھر اور ان کی دکانیں چھیننے پر تلے ہوئے ہیں۔ اب یکم اکتوبر 2021 کی deadline ہے اور انہیں کہا گیا کہ وہ یکم اکتوبر تک اپنے گھر اور دکانیں خالی کر دیں ورنہ ہم انہیں مسمار کر دیں گے۔ میں صرف ایک بات کہوں گا کہ غریب لوگوں کی آہ اور تکلیف اللہ سنتا ہے۔ جب غریب لوگوں کے ساتھ ظلم و بربریت کی جاتی ہے، جب ظلم ایک انتہا سے بڑھ جاتا ہے اور اگر انہی حالات میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو پھر امیر بھی نہیں بچتے۔ میری اس معزز ایوان سے humble request ہے اور معزز وزیر مال بھی ادھر موجود ہیں ان سے بھی استدعا ہے کہ اس issue کو فوری طور پر take up کیا جائے اور وہ لوگ جو مارکیٹ ریٹ پر پیسے دینے کو تیار ہیں ان کے گھروں اور دکانوں کو فلسطینیوں اور کشمیریوں کی طرح کیوں گرایا جا رہا ہے، کیا وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: میں آپ کو ایک مشورہ دوں؟

جناب محمد معظم شیر: جی، جناب والا!

جناب چیئرمین: آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں انشاءاللہ اسے take up کریں گے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! وہ تحریک التوائے کار تو کبھی بھی take up نہیں ہو گی۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: کلو صاحب! proper طریقہ وہی ہے۔جی وزیر مال مجلس قائمہ برائے مال ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون نمبر 46 بابت سال 2020 اور مسودہ قانون نمبر 54 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپوٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! میں بل نمبر 46 بابت سال 2020 اور بل نمبر 54 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال ریلیف اور اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹیں پیش ہوئیں۔جی لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Sir, I lay the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021.

کورم کی نشاندہی

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: راجہ صاحب خود دیکھ لیں کہ کورم پورا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد شام 6 بج کر 28 منٹ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیء صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس بروز سوموار مورخہ 27 ستمبر دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔